ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اپریل 2017ء

مشورہ دینے والوں کی خصوصیات

- محض للہ آراء
- معیاری مالی قربانیاں
- ذاتیات سے بالا تر
- فیصلوں پر عملدر آمد
- دعاؤں میں مصروف
- قیام نماز - عبادت گزار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ مارچ ۲۰۰۴ء

شوریٰ

خلیفۃ المسیح، نظام شوریٰ کا محور

نظام شوریٰ کا محور اور حقیقی روح خلیفۃ المسیح کی بابرکت ذات ہے۔جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

”مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے۔ انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن کا راہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور راہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔“

(سوانح فضل عمرؓ، جلد ۲، صفحہ ۲۰۴)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اپریل 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 4

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	مجلس شوریٰ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں از مکرم پروفیسر آصف احمد خان صاحب	6
☆	ذکرِ الٰہی اور اس کی برکات از محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ	8
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء از مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب	13
☆	حضور انور کا دورۂ کینیڈا 2016ء: عربوں کے ایمان افروز واقعات کی چند جھلکیاں از مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب	20
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	24
☆	تحریک لازمی چندہ جات از مکرم خالد محمود نعیم صاحب	25
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی چند جھلکیاں از مکرم فضل اللہ منیب صاحب اور مکرم ہاشم عثمان صاحب	26
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا اور بعض دیگر	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَمَاعِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌوَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَo وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَالْاِ ثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَامَاغَضِبُوْاھُمْ یَغْفِرُوْنَo وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْالِرَبِّھِمْ وَاَقَامُواالصَّلٰوۃَ ص وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ ص وَمِمَّارَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ o وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَo وَجَزٰٓؤُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ o

(سورۃ الشوریٰ 42 :37-41)

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اوران لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔اوروہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْ تَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 427)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئیے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَشَارَکَ فَاَ شِرْہُ بِا لرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَہُ۔

(مسند الامام الا عظم، کتاب الادب بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 429)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا

’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں، مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا، تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ الانعام 60:6)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے، تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا، لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اُتنا ہی خدا سے دُور ہے، لیکن اگر اُس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ اُن کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، جدید ایڈیشن، صفحہ 9-10)

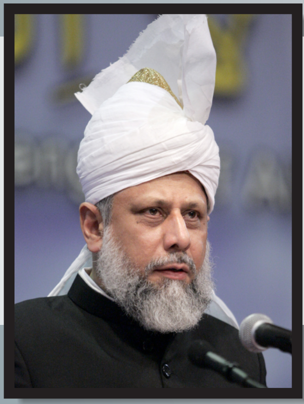

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج بنگلہ دیش کا اور سیرالیون کے جلسوں کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بڑی مخلص جماعت ہے۔ یہاں احمدی سختیاں بھی برداشت کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے ایمان پر پکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کو بابرکت فرمائے۔ ہمیں ان جلسوں کی حقیقی روح اور مقصد کو یاد رکھنا چاہئے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً یہ کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ زہد و تقویٰ پیدا ہو۔ پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو یعنی اپنے محبوب کی ناراضگی کا خوف ہو۔ پھر فرمایا کہ تیسرا مقصد یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارہ پیدا ہو۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بھی جلسوں کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے تا دنیا کو پتہ چلے کہ اگر کسی نے حقیقی اسلام کا نمونہ دیکھنا ہے تو احمدی مسلمانوں کو دیکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تقویٰ کا مطلب ہے ادنیٰ ادنیٰ بدیوں سے بھی پرہیز کرنا لیکن یاد رکھو کہ تقویٰ اور نیکی صرف بدی سے ہی بچنے کا نام نہیں ہے۔ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کامل وفا دکھائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اِن اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون (سورۃ :) یعنی اللہ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے دور رہتے ہیں اور اس کے ساتھ نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

دعا کی حقیقت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کو حضور انور نے اس طرح بیان فرمایا کہ دعا ایک ایسا پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ ایسی دعا جو دل سے نکلے جو کبھی خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور کبھی رکوع کرتی ہے اور کبھی سجدہ کرتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے یعنی ایسی نماز جس کے بعد انسانی روح خدا کی طرف جھک جائے۔ ظاہری رکوع اور سجود کا تو کوئی فائدہ نہیں جب تک یہ کوشش نہ ہو کہ روح بھی اس کا کچھ حصہ لے اور اس فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ تمام احمدی تقویٰ کا حقیقی فہم حاصل کرنے والے ہوں اور اصل نمازیں اور خدا کی عبادت ہمیں حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

انسان آج دنیاداری میں بڑھتا جا رہا ہے اور دنیوی کاموں میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اور دین کو ثانوی حیثیت دی ہوئی ہے بلکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو خدا کی ذات کے ہی منکر ہو گئے ہیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کی تلاش میں ہیں اور اس سے ایک تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ سچے دین کی تلاش میں ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی کرتا ہے اور سیدھا راستہ بھی دکھاتا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اپنے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مسیح اور امام مہدی بنا کر بھیجا ہے اور اس طرح دنیا کی راہنمائی کے سامان کئے ہیں۔

ہر روز دنیا میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں جن سے نہ صرف نئے لوگ اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں بلکہ پرانے احمدیوں کے لئے بھی ازدیادِ ایمان کا موجب بن رہے ہیں۔

حضورِ انور نے گیمبیا کی ایک خاتون کا واقعہ بیان کیا۔ 10 سال سے وہ پاؤں کی تکلیف میں تھیں۔ ہر قسم کے علاج کے باوجود بیماری نہیں جاتی تھی۔ ایک بار وہ علاج کے لئے ایک دُور جگہ گئیں تو وہاں پر انہوں نے خطبہ جمعہ سن لیا۔ جب وہ گاؤں واپس آئیں تو کچھ عرصہ بعد خواب میں انہیں بتایا گیا کہ جس کا خطبہ سنا ہے اس کے پیچھے چلو کیونکہ وہ ہدایت کا راستہ دکھا رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ہی ان کے پاؤں کی تکلیف بھی جاتی رہی اور اب وہ پورے گاؤں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کرتی ہیں۔

پھر حضور انور نے برکینا فاسو کے ایک شخص کا واقعہ بیان کیا جنہوں نے جلسہ جرمنی کے بعد احمدیت قبول کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ سے میں جماعت کا ریڈیو سنتا تھا۔ باوجود غیر احمدی ہونے کے احمدیوں سے رابطہ بھی تھا اور جب وہ میرے گاؤں آتے تو تبلیغ میں بھی ان کی مدد کرتا۔ کچھ مولوی اُن کے پاس آئے اور کہا کہ ان سے تعلق کاٹ دو کیونکہ وہ لوگ آپ کا ایمان خراب کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے احمدیوں سے تعلق توڑ دیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد میں ایک سفر سے واپس آ رہا تھا تو ایک گاؤں میں نماز کے لئے رُکا۔ وضو کے دوران ایک شخص سے سنا کہ یہ احمدیوں کا گاؤں ہے۔ چنانچہ میں نے وضو کو لمبا کر دیا اور باجماعت نماز کے بعد اپنی نماز ادا کی۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا ہجوم ہے اور میں ہجوم کے اندر لوگوں کو ہٹا رہا ہوں۔ اندر ایک شخص ہے جس کے اردگرد ہزاروں لوگ کھڑے ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو بتایا گیا کہ یہ وہی ہیں جن سے مولوی آپ کو روک رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے مشن ہاؤس کال کی کہ بیعت کے لئے آنا چاہتا ہوں۔

جس دن مربی صاحب نے آنے کے لئے کہا میں اس دن وہاں پہنچا تو دیکھا کہ لوگ ٹی وی پر کچھ دیکھ رہے تھے۔ جب میں نے ٹی وی دیکھا تو وہی منظر تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مربی صاحب

سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے خلیفہ جلسہ جرمنی سے خطاب کر رہے ہیں۔ اُس شخص نے کہا کہ فوراً میری بیعت لے لیں۔ خدا کی قسم یہ وہی نظارہ ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ موصوف اب اہل وعیال سمیت احمدی ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج دنیا کو اگر کوئی اسلام سکھا سکتا ہے تو وہی سکھا سکتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہو۔ کہنے کو تو بہت سے ادارے ہیں جو خدمتِ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اپنے مقاصد ہوتے ہیں۔ یہ کام اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نئے احمدیوں کو ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔ اور جو پیدائشی احمدی ہیں انہیں بھی ایمان میں مضبوطی عطا کرے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ 20 فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم بیٹے کے متعلق خبر دی گئی اور جماعت کی مصلح موعود کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی تھی۔ پس یہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ میں لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ اور یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے 1914ء میں خلافت کا منصب عطا فرمایا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے تمام نشانات آپؓ میں پورے ہوتے ہوئے نظر آتے تھے لیکن 1944ء سے پہلے آپ نے اعلان نہیں کیا کہ آپؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ آپؓ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اگر یہ پیشگوئی مجھ پر پوری ہو رہی ہے تو لوگ خود ہی جان لیں گے۔

1944ء میں ایک رویاء کی بنیاد پر آپؓ نے دعویٰ مصلح موعود کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ گراں گزرتا ہے کہ میں اپنے متعلق رویاء وکشوف بیان کروں لیکن بعض حالات کی وجہ سے میرے لئے ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ 1944ء میں آپؓ کے دعویٰ کے بعد مخالفین نے اعتراضات بھی شروع کر دئے۔ 1945ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں آپؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے دعویٰ کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے بے جا اعتراضات شروع کر دئے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے الہام کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے۔ مولوی صاحب کوئی الہام تو پیش نہیں کرتے اور اپنی طرف سے جھوٹے الزام لگا رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے منصب کے متعلق مختلف الہامات بیان کئے۔ مثلاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک الہام ہوا تھا جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بتایا تھا اور آپ نے اس کو نوٹ بھی کر لیا تھا۔ اس الہام کا ترجمہ یہ تھا یعنی وہ لوگ جو آپ کے پیچھے چلیں گے اُن کو اُن لوگوں پر فوقیت اور غلبہ دیا جائے گا جو آپ کا انکار کریں گے۔ انکار کرنے والوں سے مراد پیغامی یا لاہوری ہیں اور ایسا ہی ہوا کہ پہلے دن سے ہی مبائع احمدیوں کو پیغامیوں یا لاہوری جماعت پر غلبہ دیا گیا اور یہ غلبہ بڑھتا گیا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں بعض اور الہامات کا بھی ذکر فرمایا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آئیں گے اور جماعتوں میں بھی پروگرام کئے جائیں گے۔ تمام ممبران جماعت کو ان پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل دنیا میں ہر جگہ فتنہ وفساد برپا ہے اور مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ بعض مسلم تنظیمیں ایسے کام بھی کر رہی ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت ایسا کیا جا رہا ہے۔ بے شک احمدیوں کو جاننے والے ہمیں امن پسند تسلیم کرتے ہیں لیکن عام حالات میں ہم احمدی بھی اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور اس کی مثالیں ہم جرمنی، ہالینڈ اور امریکہ میں دیکھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک میں بھی ہمیں مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے دشمنی کا سامنا ہے۔ پاکستان میں تو یہ عام تھا ہی اب الجزائر میں بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔

ایسے حالات میں ہم احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے رحم کو کھینچنے کے لئے نماز اور دعا اور استغفار اور صدقات ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنی دنیوی مصروفیات کے باعث استغفار اور صدقات کا حق ادا نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں توبہ واستغفار قبول کرتا ہوں اور اس طرح تمہاری بے چینیاں دور کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صدقہ کا تعلق صدق سے ہے یعنی بندے کا خدا سے صدق اور سچائی کے تعلق کا اظہار ہے اور فرمایا کہ دعا سے دل میں سوز اور رقّت پیدا ہوتی ہے۔ پس دعا اور توبہ سے دل میں ایک درد پیدا ہونا چاہئے اور ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہئے۔

پھر ایک حدیث قدسی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ ایک قدم میری طرف آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم آتا ہوں۔ جب بندہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں بھاگ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔ پس دعاؤں کی قبولیت اور صدقات کی قبولیت پر ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ مشکلات سے نکالتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استغفار کے متعلق فرماتے ہیں کہ گناہ کا کیڑا انسان کے خون میں ملا ہوا ہے اور اس کا علاج استغفار ہے۔ استغفار یہ ہے کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بد اثرات سے دور رکھے اور جن گناہوں کی ہم میں طاقت ہے وہ ظہور پذیر ہی نہ ہوں اور اندر ہی جل جائیں۔ یاد رکھو کہ توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ کا آنے والا عذاب ٹل جاتا ہے۔ تمام مذاہب اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات سے متفق ہیں کہ صدقہ ودعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تو ہم چھوٹے عذاب دیکھ رہے ہیں لیکن دنیا میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اس وقت میں ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے ساتھ ساتھ دنیا کے حالات کے لئے بھی صدقہ ودعا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکیوں پر عمل اور برائیوں سے دور رہنا بھی صدقہ ہے۔ فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور صدقہ میں دو۔ فرمایا کہ سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(باقی صفحہ 28)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

مجلس شوریٰ

اہمیت، اغراض و مقاصد، تجاویز کا طریق کار، مشورہ کے آداب، فیصلہ جات کی اہمیت، نمائندگان شوریٰ کی خصوصیات اور ذمہ داریاں

مکرم پروفیسر آصف احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

قرآن کریم

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو باہمی مشاورت کی نہایت مبارک تعلیم فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ص وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ o (سورۃ الشوریٰ 39:42)

ترجمہ: اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

حدیث النبی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپ ﷺ کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بارہ میں قرآن میں کوئی واضح حکم نہ ہو اور نہ ہی آپ ﷺ کے کسی ارشاد کا علم ہو تو پھر ہم کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے عبادت گزاروں کو جمع کرو اور ان کے ساتھ مشاورت کرو۔ صرف اکیلی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

(درمنثور۔ سورۃ الشوریٰ، جلد 6، صفحہ 10 بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 583)

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام اور سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ اپنے صحابہؓ سے اکثر معاملات میں مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ اور خلفائے راشدین نے بھی اس مبارک طریق پر ہمیشہ عمل کیا۔ آنحضور ﷺ کی واضح نصیحت بھی یہی ہے کہ مسلمان اپنے معاملات کو مشورہ سے حل کرتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق مشاورت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی خاص معاملات میں اپنے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ مشاورت بعض اوقات قریب رہنے والے صحابہؓ سے ہوتی اور بعض نہایت اہم اجتماعی معالات کے لئے آپ نے جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے احباب کے ساتھ مشاورت فرمائی۔

اسلام میں مشاورت کے طریق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے مشورہ لینے کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔

"پہلا طریق جب مشورہ کے قابل کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو ایک شخص اعلان کرتا کہ لوگ جمع ہو جائیں اس پر لوگ جمع ہو جاتے۔ ... لوگ جمع ہو کر مشورہ کر لیتے اور معاملہ کا فیصلہ رسول کریم ﷺ یا خلیفہ کر دیتے۔

دوسرا طریق مشورہ کا یہ تھا کہ وہ خاص آدمی جن کو رسول کریم ﷺ مشورہ کا اہل سمجھتے ان کو الگ جمع کر لیتے۔ باقی لوگ نہیں بلائے جاتے تھے۔

تیسرا طریق یہ تھا کہ آپ کسی خاص معاملہ جس میں آپ سمجھتے تھے کہ دو آدمی بھی جمع نہ ہونے چاہئیں۔ علیحدہ علیحدہ مشورہ لیتے۔ پہلے ایک کو بلا لیا۔ اس سے گفتگو کر کے اس کو روانہ کر دیا اور دوسرے کو بلا لیا۔ (سوانح فضل عمرؓ۔ جلد 2، صفحہ 179)

مجلس مشاورت کا قیام

جماعت احمدیہ میں مشاورت کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں ہمیشہ جاری رہا۔ جماعت کی غیر معمولی ترقی اور پھیل جانے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء میں جماعت میں مشاورت کا ایک باقاعدہ منظم نظام جاری فرمایا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظام شوریٰ انہی بنیادوں پر خلیفۃ المسیح کی سرپرستی اور رہنمائی میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا اہم ادارہ بن چکا ہے۔

خلیفۃ المسیح، نظام شوریٰ کا محور

نظام شوریٰ کا محور اور حقیقی روح خلیفۃ المسیح کی بابرکت ذات ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے۔ انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن کا راہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور راہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔"

(سوانح فضل عمرؓ، جلد 2، صفحہ 204)

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی اہمیت

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مجلس شوری میں جو فیصلہ ہوتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ خلیفہ کا فیصلہ ہے کیونکہ ہر امر کا فیصلہ مشورہ لینے کے بعد خلیفہ ہی کرتا ہے۔ اس لئے ان فیصلوں کی پوری پوری تعمیل ہونی چاہئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء، صفحہ 36)

مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز

جماعت احمدیہ میں جو نظام رائج ہے اس کے تحت مجلس شوریٰ کی کاروائی سے قبل مختلف جماعتوں اور جماعتی اداروں کی طرف سے تجاویز منگوائی جاتی ہیں جو ابتدائی غور و خوض کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح جن تجاویز کی منظوری مجلس شوریٰ میں بحث کے لئے عطا فرماتے ہیں وہ ایجنڈے کا حصہ ہوتی ہیں۔

وہ احمدی احباب یا جماعتیں یا ادارے جو تجاویز بھجواتے ہیں ان کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنیادی نصائح بیان فرمائی ہیں جیسے شوریٰ میں ایجنڈا کے بارہ میں فرمایا:

"شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پر شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور اسلام کو دنیا

میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے ۔فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔9مارچ 2007ء،صفحہ 8)

نمائندگان مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں

نمائندگان مجلس شوریٰ کی اہم ذمہ داری شوریٰ میں ہونے والے فیصلوں اور اہم پیغامات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس شوریٰ 2014ء کے نام اہم پیغام میں فرمایا:

''یاد رکھیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح ارشادات کی روشنی میں خلافت سے تعلق کے نتیجہ میں ہی ایمانی اور عملی ترقی ہوگی۔چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مدبر یا بظاہر کسی روحانی مقام پر پہنچا ہوا ہو۔اگر خلیفہ وقت سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے تو جماعتی ترقی یا کسی کی روحانی ترقی میں اس کے مقام کا رتی برابر اثر نہیں ہوگا۔....

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس بات کو اس کی گہرائی میں جا کر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔میں نے گزشتہ دنوں عملی اصلاح کی بہتری کے تعلق میں خطبات دئے تھے عہدیداران سب سے پہلے اس کے مخاطب ہیں۔ شوریٰ میں تو تمام عہدیداران موجود نہیں ہوتے ۔ میں یہ ذمہ داری تمام نمائندگان شوریٰ پر ڈالتا ہوں کہ میرا یہ پیغام ہر عہدیدار تک پہنچا دیں اور خود بھی اس پر عمل کریں کہ ہم نے عملی اصلاح کی طرف ایک خاص جذبے اور شوق سے پہلے سے بڑھ کر قدم اٹھانا ہے۔اور افراد جماعت کے لئے نمونہ بننا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 27مارچ 2014ء،صفحہ 2)

مشورہ کے آداب اور طریق

مشورہ ایک بہت بڑی امانت ہے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 427)

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے صائب مشورہ نہ دیا تو گویا اس نے خیانت کی اور بددیانتی کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهُ۔

(مسند الامام الاعظم، کتاب الادب بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 429)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

پس جب مشورہ مانگا جائے تو اچھی طرح غوروفکر کے بعد اور صداقت اور خلوص وتقویٰ کے ساتھ مشورہ دیا جائے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 12 مارچ 2004ء میں اس کے متعلق فرمایا:

''پہلے تو یہ وضاحت کردوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے۔جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تاکہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کرکے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔26مارچ 2004ء،صفحہ 3)

مشورہ دینے والوں کی خصوصیات اور ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 12 مارچ 2004ء میں مجلس شوریٰ کی اہمیت کے پیش نظر نمائندگان مجلس شوریٰ کی جو اہم خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں۔

''ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے سنتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں۔لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیادار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔26مارچ 2004ء،صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 12 مارچ 2004ء میں فرمایا:

''پہلی بات تو یہ ہے کہ شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔پھر یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث وتمحیص شروع ہو جاتی ہے۔بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔اگر آپ کی رائے میں وزن ہو گا، لوگوں کو پسند آئے گی تو خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔

(باقی صفحہ 28)

ذکرِ الٰہی اور اُس کی برکات

محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ ایم۔اے سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کی جلسہ گاہ میں بروز ہفتہ مورخہ 8 اکتوبر 2016ء تیسرے اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب کی بیگم صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ سلمہا نے فرمائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے انٹرنیشنل سینٹر میں ''ذکر الٰہی'' کے موضوع پر نہایت عالمانہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب 33:42-43)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرو۔

ذکرِ الٰہی کی اِس مبارک مجلس میں جسے نبیوں کے سرتاج سیّدنا حضرت اقدس محمدؐ مصطفٰے ﷺ نے جنت کا باغ قرار دیا اور جس کی بنیاد آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعاؤں کے ساتھ قُربِ الٰہی چاہنے اور اِعلائے کلمۃ اللہ کے حصول کے لئے رکھی گئی تھی، ذکرِ الٰہی اور اُس کی برکات پر کچھ کہنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں کیونکہ یہ ایک ایسا جامع اور عارفانہ مضمون ہے کہ ہر عبادت اس کے تابع آجاتی ہے۔

سیّدنا حضرتِ اقدس محمدؐ مصطفٰے ﷺ کا ایک زرّیں ارشاد پیش ہے۔

جُبِلَتِ القلوبُ علیٰ حُبِّ مَنْ اَحسَنَ اِلیہِ

(جامع الصغیر۔ جلد 1، صفحہ 120)

یعنی انسان کا دل اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہے۔

کمالِ محبت اور عشق کے لئے دو باتیں ضروری ہیں یعنی حسن اور احسان اللہ کے نام میں اُس کے حسن کے جلوے ہیں اور اُس کی صفات اُس کے اَن گنت احسانات کی جلوہ گری کرتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق سے بے حد محبت کرنے والا ہے، وہ اپنے بندوں کو اپنے قُرب کی راہیں بتاتے ہوئے خود یہ اعلان فرماتا ہے:

وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ص

(سورۃ الاعراف 7:181)

یعنی اللہ کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔ پس تم ان کے ذریعہ سے اس سے دعائیں مانگا کرو۔

ذکرِ الٰہی تمام عبادات کی جان ہے۔ یہ وہ زندگی بخش چشمہ ہے جس سے مردہ دل حیاتِ جاوداں پا جاتے ہیں۔ یہ وہ تعویذ ہے جو انسان کو دکھوں اور مصیبتوں سے بچا کر اللہ کی پناہ میں لے جاتا ہے۔ یہ وہ عشق ہے جو عاشق کو اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین کر دیتا ہے۔

میری عزیزو! انسان نمونے کا محتاج ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان کا چشمہ ایک ایسے بابرکت وجود کے ذریعہ سے دنیا میں جاری کیا جو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہے۔ جس کا نام گرامی محمد صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی نگاہِ لُطف کے ساتھ برگزیدہ کیا اور آپؐ کے وجودِ اقدس کو اپنی صفاتِ حمیدہ سے متّصف فرمایا اور آپؐ خدائی صفات کا مظہر اتم بن گئے۔ پس آپؐ خدا کی مجسم نعمت ہیں اور آپؐ ہی نبیوں میں سے وہ واحد نبی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ذِکْرًا ۝ رَّسُوْلًا (سورۃ الطلاق 65 :11-12) کے عظیم الشان لقب سے سرفراز فرمایا۔ دن رات خدا کی یاد میں اپنے وجود کو کھو دینے والا وجود، جس کے ذرّے ذرّے میں، جس کی تار و پود میں اللہ کی محبت اور اس کی یاد سرایت کر چکی تھی، جس کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا، جس کی ساری زندگی یادِ الٰہی میں ڈوبی نظر آتی تھی، وہ خدا کی عبادت میں محو ہو کر مجسّم یادِ الٰہی کی تصویر بن گئے۔

آپؐ کی اِس منفرد شان کے متعلق آپؐ کے صادقِ عاشق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں۔

زاں نَمَط شُد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکرِ او شد سراسر صورت ربّ رحیم

یعنی محمّد اپنے دلبر (اللہ) میں اس طرح محو ہو گئے کہ کمالِ اتحاد کی وجہ سے آپؐ کی صورت ربّ رحیم کی صورت بن گئی۔

حقیقی ذکرِ الٰہی وہی ہے جو حضرت محمّد ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سیکھا اور اسے اپنی ذات میں جاری کیا یہاں تک کہ آپؐ کا وجود خدا تعالیٰ کو دوست بنانے کا وسیلہ ٹھہرا۔ خدا کے پرستار، عبدِ کامل، رسولوں کے مایہ فخر وجود حضرت محمّد ﷺ نے ذکرِ الٰہی کی عظمت صحابہ کرامؓ کے سامنے یوں بیان فرمائی:

''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول ہے اور تمہارے درجات بلند کرنے والی ہے اور تمہارے لئے سونے چاندی کے صدقہ وخیرات سے بہتر ہے۔ اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو اور تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو۔ تم اُن کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری۔''

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کون سی چیز ہے اور کون سا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ذِکْرُ اللّٰہِ عَزّوجَلّ یعنی اللہ کی یاد جو بزرگ و برتر ہے۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر)

پس اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کی صفات کو سامنے رکھنا، اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا معائنہ کرنا، زبان سے بار بار اس کی حمد کرنا اور دل سے اقرار کرنا، اس کے حضور دعائیں کرنا، اس کے فیض اور فضل کو جذب کرنے کے لئے عبادت بجالانا، کیونکہ یہی سب ذکرِ الٰہی کی راہیں ہیں۔ اور ایسا عظیم الشان برکتوں والا مضمون ہے کہ جس کی عظمت واہمیت کے متعلق ذوالجلال خدا خود فرماتا ہے: وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (سورۃ العنکبوت 29:46) یعنی اللہ کا ذکر سب سے

بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو حیّ و قیّوم ہے اس نے اپنے بندوں کو زندگی کا جام پلانے کے لئے اپنے کلام میں کثرت کے ساتھ اپنے ذکر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

(سورۃ الدھر 26:76)

کہ اے میرے بندے! اپنے رب کو صبح و شام یاد کر۔ یعنی ہر حالت میں اور ہر وقت اور ہر موقع پر اپنے رب کا ذکر کیا کر۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے ذریعہ سے کلام اللہ کا مرتبہ دنیا میں آشکار کیا جانا مقدر تھا اور جو حسن و احسان میں اپنے والد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظیر تھے آپؓ نے 28 دسمبر 1916ء کو آج سے سو سال پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک ایمان افروز تقریر ”ذکرِ الٰہی“ کے موضوع پر فرمائی تھی۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ:

”حقیقی ذکر چار ہیں جن کا قرآن مجید میں بڑے زور سے حکم دیا گیا ہے اور اُن کا چھوڑنا بہت بڑے ثواب سے محروم رہنا ہے۔ ان میں سے پہلا ذکر نماز ہے۔ دوسرا قرآن کریم کا پڑھنا۔ تیسرا اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان تکرار سے اور ان کا اقرار کرنا اور ان کی تفصیل اپنی زبان سے بیان کرنا۔ چوتھا خدا تعالیٰ کی صفات کا علیحدگی اور تنہائی میں بیان کرنا اور لوگوں میں بھی ان کا اظہار کرنا۔

(انوار العلوم۔ جلد 3، صفحہ 16)

1۔ نماز

نماز تمام عبادات کی جان ہے اور جو سب اذکار کا مجموعہ ہے۔ جس کا روحانیت سے گہرا تعلق ہے۔ جو مومن کی معراج ہے اور جس کی خوبصورت ادائیگی سے آسمان بندے پر جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں اس عظیم الشان ذکر کا نہایت تحدّی اور شوکت سے اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَا عْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ○

(سورۃ طٰہٰ 15:20)

کہ اے انسان! میں ہی تیرا اللہ ہوں اور میرے سوا تیرا کوئی معبود نہیں۔ پس میری ہی عبادت کر اور میرے ہی ذکر کے لئے نماز قائم کر۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کا نام ”ذکر اللہ“ رکھ کر اپنے قُرب کی راہیں بتا دی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز مؤحدوں کے بادشاہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح کی غذا تھی۔ آپؐ مؤذنِ اسلام حضرت بلالؓ سے فرمایا کرتے تھے: اُٹھو بلال! اذان دو اور ہمیں نماز کی راحت دلاؤ۔ آپ فرماتے تھے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(الشفاء قاضی العیاض۔ جلد 1، صفحہ 87)

آپؐ کی نمازوں میں قیام محویت اور شوق کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس محبت سے فرماتے ہیں۔

وَ تَــوَرَّمَــت قَـدَمَــاکَ لِلّٰــہِ قَــائِمــاً
وَ مِثْــلُکَ رَجُلاً مَــا سَــمِعنَــا تَعَبُّدَا

کہ خدا کے حضور قیام میں تیرے قدم متورم ہو گئے اور عبادت کرنے میں تیرے جیسا آدمی ہمارے سننے میں نہیں آیا۔

(القصائد الاحمدیہ۔ صفحہ 82-83)

صحابہ کرامؓ نے اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عبادتوں کے رنگ ڈھنگ سیکھے۔ وہ آپؐ کی اقتداء میں خدا کے قرب کی راہوں کے متلاشی رہے۔ اُنہوں نے حضورِ قلب کے ساتھ نماز کی معراج کو پالیا اور خدا تعالیٰ سے ایسا سچّا تعلق اور اخلاص پیدا کر لیا کہ اُن کی نمازیں مقامِ محویت تک جا پہنچیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو اُنہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔“ ...

نماز سے فارغ ہوتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک اور جہاں میں جا داخل ہوا۔ یعنی ایک مقام محویت میں جا پہنچا اور پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السلام و علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر آن ملا۔“

(تفسیر سورۃ البقرہ از حضرت مسیح موعودؑ، صفحہ 57)

نماز وہ افضل عبادت ہے جس سے انسان اپنے رب کا دیدار کر لیتا ہے۔ یہ اس دنیا کی جنت ہے جس سے دین اور دنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز بہت عزیز تھی۔ آپؑ فرماتے تھے:

”نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے۔ جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے۔“

(اعجاز المسیح ۔ روحانی خزائن ، جلد 18 ، ترجمہ از تفسیر سورۃ الفاتحہ، صفحہ 201-202)

پھر آپؑ کس قدر محبت کے ساتھ افرادِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں بہت دعا اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 549)

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرض نمازوں کے ساتھ سنّتیں ادا کر کے ہم پر احسان فرمایا تا کہ ہم اپنے فرائض کی کمی کو پورا کر سکیں۔ پھر نوافل کی ادائیگی بھی اعلیٰ مدارج کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان اور فائدہ مند ذکر کی فضیلت یوں بیان فرمائی:

نَـافِلَۃً لَّکَ ۖ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

(سورۃ بنی اسرائیل 80:17)

یعنی یہ تیرے لئے خاص انعام ہے اور قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

یہ مقامِ محمود جو نوافل کے ذریعے عطا ہوتا ہے یہ وہ قابلِ رشک مقام ہے جس پر خدا تعالیٰ بندے کی تعریف کرتا ہے۔

تہجد کا وقت خاص طور پر قبولیتِ دعا کا وقت ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”ہمارا رب قریبی آسمان تک نزول کرتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں؟ کون ہے جو ہم سے بخشش طلب کرے کہ میں اس کو بخش دوں۔“

(متفق علیہ)

سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رات اور دن کے اوقات میں نہایت انہماک کے ساتھ نوافل ادا فرماتے اور اپنی ازواج و بنات رضی اللہ عنھن کو بھی اس کی تلقین فرماتے ۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بارہ رکعت نفل روزانہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا ۔

(مسند احمد)

آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سن رہی تھیں ۔ اس کے بعد ساری زندگی وہ بارہ نفل روزانہ نہایت پابندی کے ساتھ پڑھتی رہیں۔ (تذکار صحابیات، صفحہ 97)

2۔ قرآن مجید

دوسرا عظیم الشان ذکر قرآن مجید ہے جو دلبر کا چہرہ دکھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کا نام ”ذکر“ رکھا اور فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

(سورۃ الحجر 10:15)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ o

(سورۃ الانبیاء 51:21)

یعنی یہ مبارک ذکر ہے جو ہم نے اُتارا ہے۔ کیا پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو؟

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا پاکیزہ دل مہبطِ قرآن بنا۔ آپؐ کو قرآن پاک سے عشق تھا اور یہ ذکرِ الٰہی آپؐ کی روح کی غذا تھا۔ آپؐ خوبصورت آواز، سوز و گداز اور محبت سے خدا کا کلام پڑھتے تو ذوالعرش خدا کو بھی آپؐ پر پیار آتا تھا۔ آپؐ کی تلاوت خشیتِ الٰہی سے لبریز ہوتی تھی۔ آپؐ کی خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مجھے رات گزارنے کا موقع ملا۔ آپؐ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے۔

سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرآن مجید سے ایسا والہانہ عشق تھا کہ دن رات کے اوقات میں کثرت سے اپنے رب کا کلام پڑھتے، صحابہ کرامؓ کو سناتے، اُن سے سنتے اور اُنہیں اس ذکرِ الٰہی کی تحریص و ترغیب دلاتے۔ آپؐ خود اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (سورۃ مریم 19: 59) کی تفسیر اور تصویر تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس آیت کا یہ ترجمہ فرمایا۔ جب رحمٰن خدا کی نشانیاں ان پر پڑھی جاتیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور گر جاتے تھے۔ (تفسیر کبیر۔ جلد 5 صفحہ 312)

آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سے بے مثال محبت کی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ جنت قرآن کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے۔ فرمایا کرتے تھے الخیر کُلّہ فی القرآن

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 37)

یعنی تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔

خدا کا پیارا بنانے والی اس مقدس کتاب قرآن کریم سے آپؑ کا پیار اس شعر سے بخوبی عیاں ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(دُرِّثمین)

پس اس ذکرِ الٰہی سے، اس چراغِ ہدایت سے ہمیں اپنے سینوں کو منور کرنے کے لئے اور اس کی روشن برکات کو پھیلانے کے لئے ہمارا پیارا امام، ہمارا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 4 ستمبر 2016ء کے موقع پر ہمیں یہ درس دے رہا ہے:

’’بجز قرآن کریم کے خداشناسی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم پر پابندی اختیار کریں۔ اسی کی قوتِ جاذبہ ہے جو خدا کی طرف کھینچتی ہے اور روشنی، سکینت اور آرام بخشتی ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق گھروں، معاشروں کے فرائض سے لے کر عالمی فرائض ادا کرنے تک اِس پر عمل کریں۔ باقی تعلیمات صرف خدا ہونا چاہئے تک بتاتی ہیں لیکن قرآن کریم ذاتی بصیرت عطا کر کے یقین کی آنکھ سے دکھاتا ہے کہ خدا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 8 ستمبر 2016ء)

3۔ اللہ تعالیٰ کی صفات

مومنوں کی صفات اللہ تعالیٰ نے سورۃ اٰل عمران میں یہ بتائی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل یاد کرتے رہتے ہیں۔ نماز کے علاوہ بھی یہ ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا تکرار کرے، اُنہیں بیان کرے اور تسبیح و تحمید میں لگا رہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ج (سورۃ النساء 4:104)

یعنی جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لئے اُسوہ حسنہ ہے۔ آپؐ کے دن رات خدا کی تسبیح و تحمید سے روشن تھے اور ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا یہاں تک کہ غیر بھی کہتے تھے کہ قد عشق محمّد ربّہ کہ محمدؐ تو اپنے رب کا دیوانہ ہے۔ آپؐ کو اللہ سے اِس قدر پیار تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے آپؐ کی زبان پر اللہ کی حمد و ثنا، اس کے شکر اور عنایات کے نغمے جاری رہتے۔ آپؐ نے ہمیں محبت الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے وہ راز بتائے، وہ گُر سکھائے جن سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ہر موقع اور ہر کام کے بابرکت ہونے کے لئے آپؐ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی دعا سکھائی۔ آپؐ نے بتایا کہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللہ تعالیٰ کے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(بخاری شریف۔ جلد 3، صفحہ 636)

آپؐ فرماتے تھے:

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

آپؐ تہجد کی ادائیگی سے پہلے دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور دس بار استغفار پڑھتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایک دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ کہے اُس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو مٹا دیئے جائیں گے۔

(بخاری شریف۔ کتاب الدعوات، جلد 3، صفحہ 555)

نمازوں کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفار، لاحول اور درود شریف پڑھنا، یہ سب وہ اذکار ہیں جن سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ایک مرتبہ سُبحان اللہ، والحمد للہ و لا الٰہ الّا اللہ واللہ اکبر کہہ دوں تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح ۔صفحہ 200)

اللہ تعالیٰ کی صفات کا اعلان کرنا بھی ذکرِ الٰہی کی علامت ہے۔ اس عظیم الشان ذکر کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول کریم ﷺ کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ o (سورۃ المدثر 74:3-4)

کہ کھڑا ہو جا اور لوگوں کو ہوشیار کر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

پس آپؐ اِس خدائی آواز کے مطابق اپنے رب کی صفات اور اس کی عظمت کا اعلان فرماتے رہے۔ مکّہ اور مدینہ کے گلی کوچے، اس کے پہاڑ، اس کے صحراء، عکاظ کے میلے، حج کے ایام، طائف کی وادی، عقبہ کی گھاٹیاں، الغرض زمین و آسمان گواہ ہیں کہ امینوں کے اس بادشاہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے توحیدِ الٰہی کی سربلندی کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہ کی۔ آپؐ نے مصائب کے پہاڑ برداشت کئے۔ کانٹوں پہ چلنا گوارا کیا۔ اپنوں اور غیروں کی دشمنی مول لی لیکن استقامت کے اس کوہِ وقار نے خدا کی عظمت پر آنچ نہ آنے دی۔ تاریخ بھری پڑی ہے پیارے محمد ﷺ کی ذکرِ محبوب کی یادوں سے، محبت کی بکھری ایسی سحر انگیز داستانیں ہیں جو آج بھی اس حبیبِ خدا کی اپنے ربِّ جلیل سے محبت کی شاہد ہیں۔

ضماد ازدی یمن کا باشندہ تھا جو جھاڑ پھونک کیا کرتا تھا، وہ مکّہ آیا۔ وہ یہ سن کر کہ محمدؐ پر (نعوذ باللہ) جنّات کا اثر ہے تو اس نے قریش سے کہا کہ میں محمدؐ کا علاج منتر سے کرسکتا ہوں۔ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمدؐ! آ! میں تمہیں

منتر سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے مجھ سے سن لو۔ پھر آپؐ نے اسے حمد وثنا اور تشہد کے بعد کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ۔۔۔ اَمَّا بَعْد

اُس نے اسی قدر ہی سنا تھا کہ بول اُٹھا کہ یہی کلمات دوبارہ سنا دیں۔ چنانچہ تین دفعہ آپؐ سے یہ کلمات سنے اور پھر کہا: خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی بولی سنی، جادوگروں کے منتر سنے اور شاعروں کے قصیدے سنے ہیں لیکن تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے۔ یہ تو سمندر تک میں اثر کر جائے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الجمعہ، باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبہ)

اللہ تعالیٰ نے روحانی فیوض کے تازہ بتازہ ثمرات کے لئے مجاہدات رکھے ہیں جیسا کہ صدائے ربّ العزت وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط (سورۃ العنکبوت 29: 70) اِس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کے لئے اپنی محبت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ یہ الٰہی انعامات اور عنایات کے دروازے اُنہیں پر کھلتے ہیں جو سچی محبت اور تڑپ سے کام لیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ میں محو ہو کر جہاد کرنا خوش بختی کی علامت ہے۔

ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد اور برکات ہیں جو انسان کو خدا نما انسان بنا دیتی ہیں۔ ذکرِ الٰہی سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے جو حقیقت میں سب سے بڑا انعام ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یہ حکیمانہ نکتہ بتاتے ہیں کہ:

”جس قدر کوئی بڑا کام ہو اُسی قدر اُس کا بڑا انعام بھی دیا جاتا ہے۔“ (انوار العلوم، جلد3، صفحہ 534)

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط (سورۃ العنکبوت 29:46) کہ اللہ کی یاد بہت بڑی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنّاتِ عدن کا وعدہ دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط (سورۃ توبہ 9: 72)

گویا ذکرِ الٰہی کا ثمر اللہ کی رضا کی صورت میں پاؤ گے اور یہی رضوان اللہ سب سے اکبر ہے۔

محبوبِ خدا حضرت محمد ﷺ نے جن کے دل کی ہر کیفیت اپنے رب کی محبتوں کا لطف اُٹھا رہی ہوتی تھی آپؐ نے ہمیں خدا کی رضا حاصل کرنے اور اُس کی بقا کے لئے اَن گنت دعائیں بتائیں۔ آپؐ نے ہمیں قیامت کے دن اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے یہ روح پرور دعا سکھائی:

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جن کا مدّعا رضائے باری تعالیٰ ہی تھی، کیا خوب فرماتے ہیں۔ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ذکرِ الٰہی کی ایک لازوال برکت یہ ہے کہ جب بندہ اپنے ربّ کو محبت سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو یاد کرتا ہے جیسا کہ وددود منّان خدا ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو یہ مژدہ جانفزا سناتا ہے:

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ (سورۃ البقرہ 2:153)

کہ تم مجھے یاد کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔

شکور خدا تو اپنا ذکر کرنے والوں کی اس قدر عزت افزائی فرماتا ہے اور اُن کی اِس پیاری ادا کو اس طرح عزّتِ دوام بخش دیتا ہے کہ ملائکہ کے سامنے فخر کے ساتھ اپنے اُن بندوں کا ذکر فرماتا ہے جو اُس کی یاد میں مستغرق ہوتے ہیں۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر میں اُس کے ہونٹ ہلتے ہیں۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الدعوات عن ابی ھریرۃؓ)

حضور ﷺ کا یہ مبارک فرمان ذِکرُ اللّٰہِ اَنِیْسِی کہ اللہ کی یاد ہی میری دوست ہے اور شَوْقِی اِلٰی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ کہ میرا شوق اپنے رب کی طرف ہے جو صاحبِ عزّت وجلال ہے۔

(الشفا قاضی عیاض۔ جلد1، صفحہ 86)

ہمیں اپنے ربّ کو یاد کرنے اور عبادت کرنے اور اُسی سے لو لگانے کا درس دیتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کی یہ عظیم برکت ہے کہ انسان ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے لگتا ہے۔ جہاں ذکرِ الٰہی ہو وہاں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اپنا فیضان نازل کرتے ہیں۔

سیّدنا حضرت اقدس محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاں قرآن پڑھا جائے وہاں ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکینۃ و الملائکہ عند قرائۃ القرآن)

4۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا علیحدگی اور تنہائی میں بیان کرنا

فرشتے ایسی مجالس کی تلاش میں ہوتے ہیں جہاں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے لئے رحمت، مغفرت اور جنّت کی دعائیں مانگتے ہیں۔ ذکرِ الٰہی کی برکت سے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ جب بندہ صبح وشام، اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے ہوئے اپنے ربّ کا نام لیتا ہے تو آہستہ آہستہ اُس کے دل میں محبت جاگزیں ہوتی جاتی ہے۔ اُس کو اپنے ربّ سے اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اُس محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس انسان کے اندر اپنی برکتیں رکھ دیتا ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی۔ آپؐ کا مقدس وجود اللہ کی تجلّیات کے لئے ارفع و اعلیٰ، اتم و اکمل ٹھہرا۔ آپؐ کے اقتداری خوارق اور معجزات صحابہ کرامؓ نے مشاہدہ کئے اور آپؐ کے بابرکت وجود سے برکتیں سمیٹیں اور برکتوں کے اس سمندر سے آپؐ کے محبان اور عشّاق آج بھی دنیا میں برکتیں بانٹ رہے ہیں اور لقائے الٰہی کے نظارے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس ذکرِ الٰہی سے اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور بندہ خدا کی محبت میں فنا ہو کر لقا اور بقا کے مدارج کی طرف ترقی کرنے لگتا ہے۔ ذکرِ الٰہی کی برکت سے بندہ مومن پر سچے رؤیا، کشف اور الہام کا دروازہ کُھل جاتا ہے۔ ہادیٔ برحق ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

الرؤیا الصالحۃ جزءٌ من ستّۃٍ اربعین من النّبوۃ

(بخاری شریف۔ مترجم جلد3، باب1055، صفحہ 790)

کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسویں حصے میں سے ایک حصہ ہے۔

ذکرِ الٰہی کی برکت سے مومن کے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ایمانی حلاوت کے مزے لیتا ہے اور روحانی بصیرت کا وہ شیریں لطف اٹھاتا ہے جو اس کے لئے تربیت کے سامان مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک خواب سچا عمر میں نصیب نہیں ہوا اس کا خاتمہ خطرناک ہے۔ جیسے کہ قرآن مومن کے یہ نشان ٹھہراتا ہے۔ سنو! جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں۔ سو ہم سب کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ یہ شرط ہم میں پوری ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام، خواب، مکاشفات کا فیضان ہو کیونکہ یہ مومن کا خاصہ ہے۔ سو یہ ہونا چاہئے۔“

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء، صفحہ 37-38۔ تفسیر سورۃ البقرۃ، صفحہ 31)

ذکرِ الٰہی کی برکت سے بندے کی کمزوریاں ڈھانپ دی جاتی ہیں۔ وہ آفات و مصائب اور ہلاکتوں سے بچ جاتا ہے۔ یادِ الٰہی سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ ذکرِ الٰہی انسان کے لئے بدیوں سے

بچنے کا ایک قلعہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط

(سورۃ العنکبوت 46:29)

انسانِ کامل حضرت محمد ﷺ سب سے زیادہ معصوم، پاک اور مستغفر تھے۔آپؐ ہر مجلس میں 70 بار سے زیادہ استغفار فرماتے تاکہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر نہ ہوں اور خدا کے فضل کا ہاتھ ہمیشہ آپؐ پر رہے اور خدا کے فضل اور نور کی چادر جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کی تھی وہ بڑھتی رہے۔

استغفار

اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنے اور آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کے صادر نہ ہونے کی دعا کا نام ہے۔ یہ استغفار وہ ذکرِ الٰہی ہے، وہ تعویذ ہے جو روحانی ترقیات کے لئے کنجی ہے اور وہ ڈھال ہے جو انسان کو عذابِ الٰہی سے بچالیتی ہے۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ رہنے اور اُس کی ترقیات کے لئے خدا تعالیٰ سے حفاظت طلب کرنے کا نام استغفار ہے۔پس کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش طلب کرنا فخرِ انسان ہے۔

آپؐ نے گناہوں کی بخشش کی خوبصورت دعائیں ہمیں سکھائی ہیں۔حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گناہ بے حساب ہیں۔آپؐ نے تین مرتبہ اُس سے یہ دعا کہلوائی اور فرمایا: اُٹھو! اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُکَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ ۔ (مستدرک حاکم۔مناجات رسولؐ صفحہ 100)

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع تر ہے اور مجھے اُمید اپنے عمل پر نہیں تیری رحمت پر ہے۔

ذکرِ الٰہی کی برکت سے انسان کے اندر انکساری، خاکساری، خشوع وخضوع اور صبر واستقامت جیسی صفات حسنہ پیدا ہوجاتی ہیں ۔ یہ تزکیہ نفس کرتا ہے جس سے نُورِ بصیرت بڑھتا ہے اور حرارتِ ایمانی جوش مارتی ہے اور انسان کی عقل میں ایک خاص روشنی پیدا ہوجاتی ہے۔ذکرِ الٰہی کرنے والے پر ایسی معرفت کے نُکات کھلتے ہیں کہ وہ خود بھی حیران ہوجاتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ عقل مندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ o الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (سورۃ آل عمران 3:191-192)

پس ذکرِ الٰہی سے عقل کو جلا ملتی ہے۔پھر وہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کا دوست بن جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی سے انسان کا دل مضبوط ہوجاتا ہے اور اُسے ثباتِ قدم نصیب ہوتا ہے اور اُس کے اندر مقابلے کی قوّت پیدا ہوجاتی ہے اور کامیابی اس کے قدم چوم لیتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o (سورۃ الانفال 8:46)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سچ ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(دُرِّثمین ۔بعنوان نصرت الٰہی صفحہ 1)

ذکرِ الٰہی کا یہ عظیم الشان فائدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔ اور اُن میں سے ایک ذکر (الٰہی) کرنے والا ہوگا۔فرمایا:

رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

(سنن ترمذی۔ابواب الزھد، باب ماجاء فی الحُبّ فی اللہ)

وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوں۔

’’رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ دن ایسا خطرناک ہوگا کہ تمام نبی ڈرتے ہوں گے اور خدا تعالیٰ اُس دن ایسا غضبناک ہوگا جیسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ تمام شریر لوگ اُس کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔سورج قریب ہوگا۔ایسی حالت میں جس پر خدا کا سایہ ہوگا سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کیسا خوش قسمت ہوگا۔‘‘

(انوار العلوم۔جلد 3، صفحہ 536)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنا ذاکر اور شاکر بندہ بنائے۔آمین۔

ذکرِ الٰہی کی یہ برکت بھی بندہ مومن کو ملتی ہے کہ اس کی دعائیں اللہ کے حضور قبولیت کا شرف حاصل کر لیتی ہیں۔ہمارے پیارے مُحسن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دعا کی قبولیت کے گُر ہمیں بتائے۔آپؐ نے فرمایا:

وہ دعا جس میں خدا کی حمد اور مجھ پر درود نہ ہو وہ دعا قبول نہ ہوگی۔ (سنن ابی داؤد۔کتاب الصلوۃ، باب الدعاء)

آپؐ نے ہمیں یہ خوش خبری دی: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی دعا سُن لی جس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ خوش خبری دیتا ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (سورۃ المومن 40:61)

مجھے پکارو۔میں تمہیں جواب دوں گا۔

جو دعا عاجزی، رقت اور سوز وگداز سے بھری ہوئی ہو وہ خدا کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے اُمت کے لئے دعاؤں کا ایک لازوال خزانہ چھوڑا ہے۔آپؐ نے ہر وقت، ہر موقع پر، ہر حال میں اور ہر امر کے لئے ایسی رقّت آمیز ایمان سے معمور دعائیں کی ہیں جو ہمارے لئے قابلِ تقلید اور ناز کا باعث ہیں اور اسلام کے لئے فخر کا موجب ہیں۔

رَبَّنَا ۔ رَبِّی ۔اپنی ذات میں ایک مکمل دعا ہے۔آپؐ فرماتے تھے کہ جب بندہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں میرے بندے! سوال کر، تجھے عطا ہوگا۔

(صحیح بخاری۔مناہل العرفان، جلد 1، صفحہ 381)

قرآن مجید کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ رکھ کر، جو ایک جامع دعا ہے، ہمیں دعائیں مانگنے کا طریق بتا دیا۔قرآن مجید اور احادیث میں کثرت سے دعائیں ملتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اِن دعاؤں کو حرزِ جاں بنانے کی توفیق دے۔آمین۔

ذکرِ الٰہی کی ایک بیش بہا دولت دلوں کی سکینت ہے جو انسان کو مایوسی سے بچا لیتی ہے۔سورۃ الرعد: 29 میں اللہ تعالیٰ اس نعمت کا یوں ذکر فرماتا ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o (سورۃ الرعد 13:29)

کہ سنو! اللہ کی یاد سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔

میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دل آرام جاں پاؤں کہاں

پس نفس مطمئنہ رکھنے والا بندہ دراصل اللہ کا بندہ ہے جو اپنے رب سے راضیۃ مرضیۃ کی خوشخبری پاتا ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفٰی ﷺ ذکرِ الٰہی کی زندہ تصویر تھے۔

(باقی صفحہ 28)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

سینکڑوں خوش نصیب احمدیوں کی حضور انور سے ذاتی ملاقاتیں

کینیڈا میں احمدیت کا نفوذ اور ترقی کی مختصر تاریخ

ٹورانٹو سٹار کے Mr. John Honderich کی حضور انور سے ملاقات باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو اور میڈیا کوریج

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہوا۔ تیسرے دوصد کے قریب ملک شام سے احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار باقاعدہ چھپ رہی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ادارہ)

4/اکتوبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی سر انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس پروگرام میں 30 فیملیز کے 140/افراد کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں 27 فیملیز وہ تھیں جو گزشتہ تین چار سالوں میں پاکستان سے یہاں پہنچی تھیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار اور قرب سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ ان میں شہداء لاہور کی پانچ فیملیز بھی شامل تھیں۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے بچیاں اپنے گھربار اور عزیز واقارب کو چھوڑ چھاڑ کر، دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ہجرت کر کے امن کے اس دیس میں آبسے تھے۔

آج یہ سب لوگ کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ اپنے آقا سے باتیں کیں۔ ان کے دکھ اور غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے مبارک فرمائے۔

اسی طرح آج ملاقات کرنے والوں میں سیریا کے انتہائی نامساعد حالات اور مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے والی تین سیرین فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ لوگ بھی اپنے پیارے آقا سے پہلی بار مل رہے تھے۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے ان لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکینِ قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ ہم نے آج تک خلیفۃ المسیح کو TV پر ہی دیکھا ہے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات ہمارے لئے ناقابلِ بیان ہیں۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختصر تاریخ

اگرچہ کینیڈا میں جماعت کے باقاعدہ قیام پر پچاس سال گزرے ہیں تاہم کینیڈا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پہنچا۔

☆ 4/جولائی 1903ء کو کینیڈا کے اخبار ''The Globe Canada'' میں ''The Messiah Has Come'' کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

☆ پھر پانچ سال بعد 28/اگست 1908ء کو یہی خبر کینیڈا

کے ایک دوسرے اخبار ’’Bobcaygeon Independent‘‘ اونٹاریو نے شائع کی۔

☆ کینیڈا میں آکر مستقل رہائش رکھنے والے سب سے پہلے احمدی مکرم شیخ کرم دین صاحب تھے۔ آپ 12/ اگست 1899ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق 1919ء میں کینیڈا آئے اور صوبہ نوا اسکوشیا میں آباد ہوئے۔ آپ نے Westville نوا اسکوشیا میں 8 مارچ 1998ء کو وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

☆ کینیڈا میں سب سے پہلی بیعت 1927ء میں ہوئی جب ایک کینیڈین عیسائی جوڑے Mr and Mrs A.C. Reidpath نے احمدیت قبول کر کے اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ فیملی صوبہ برٹش کولمبیا کی رہنے والی تھی۔ ٹورانٹو کے ایک ہفت روزہ اخبار ’’The Star‘‘ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا جس میں اس جوڑے کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

☆ ایک کینیڈین عیسائی فوجی نوجوان جن کا نام Keith Gordon Christie تھا اور شہر Andershot نوا اسکوشیا کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ستمبر 1955ء میں بیعت کر کے اسلام احمدیت کو قبول کیا ان کا اسلامی نام ’’ناصر احمد‘‘ تجویز ہوا۔ اس طرح کینیڈا کی سرزمین پر یہ تیسرے فرد کی بیعت تھی۔

☆ 1961ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے کینیڈا کا دورہ کیا تاکہ یہاں پر موجود احمدی احباب سے ملاقات کر کے جماعت کی باقاعدہ تنظیم قائم کی جائے اور جماعت کے قیام کا جائزہ لیا جائے۔

☆ 1963ء میں سب سے پہلے مانٹریال میں جماعت قائم ہوئی اور ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے۔

☆ 1966ء میں ٹورانٹو (Toronto) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت منتخب ہوئے۔

☆ یہی وہ سال ہے جب کینیڈا کی سرزمین پر جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور جماعت 5/ دسمبر 1966ء کو Ahmadiyya Movement in Islam (Ontario)Incoroporated کے نام سے حکومت کے کاغذات میں رجسٹرڈ ہوئی۔ اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم سیّد طاہر احمد بخاری صاحب مقرر ہوئے۔

☆ 1977ء میں سیّد منصور احمد بشیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت سے کینیڈا میں آئے۔

☆ اسی سال پہلا مشن ہاؤس ٹورانٹو میں ایک اپارٹمنٹ میں قائم کیا گیا اور جماعت کے باقاعدہ اجلاسات شروع ہوئے۔

☆ جماعت احمدیہ کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ 24، 25 دسمبر 1977 کو سکاربرو میں ڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجیٹ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوا۔

☆ کینیڈا کی سرزمین بڑی خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 8 تا 11/ اگست 1976ء کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا یہ کینیڈا کا پہلا دورہ تھا۔

☆ پھر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 4 تا 11 ستمبر کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 18 ستمبر تا 6/ اکتوبر 1986ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

اسی دورہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 20 ستمبر 1986ء کو ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ ٹورانٹو کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس پہلے دورہ کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل سالوں میں کینیڈا کے دورہ جات فرمائے۔

☆ 1987ء: 29، 30 ستمبر کو حضورؒ دو دن کے لئے کینیڈا تشریف لائے اور پھر یہاں سے امریکہ تشریف لے گئے اور امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ 6 نومبر تا 7 نومبر کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔

☆ 1989ء میں حضورؒ 14 جون کو کینیڈا تشریف لائے اور کینیڈا کا دورہ فرمایا۔

☆ 1991ء میں حضورؒ نے 30 جون تا 9 جولائی کینیڈا کا چوتھا دورہ فرمایا۔

☆ 1992ء میں حضورؒ نے 14/ اکتوبر تا 23/ اکتوبر کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اسی دورہ کے دوران 17/ اکتوبر کو حضورؒ نے مسجد بیت الاسلام کا افتتاح فرمایا۔

☆ 1994ء میں حضورؒ نے 23 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا چھٹا دورہ فرمایا۔

☆ 1996ء میں حضورؒ نے 18 جون تا 4 جولائی کینیڈا کا ساتواں دورہ فرمایا۔

☆ 1997ء میں حضورؒ نے 23 جون تا 4 جولائی ٹورانٹو (کینیڈا) کا دورہ فرمایا۔ یہ حضور کا کینیڈا کا آٹھواں دورہ تھا۔ پھر اسی سال حضورؒ نے کینیڈا کے مغربی علاقہ وینکوور کا 18 ستمبر تا 3/ اکتوبر تک دورہ فرمایا۔ یہ حضورؒ کا کینیڈا کا آخری سفر تھا۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 21 جون تا 5/ جولائی 2004ء میں کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

☆ پھر سال 2005ء میں 4 جون تا 6 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جون 2005ء کو مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور پھر 18 جون کو مسجد بیت النور کیلگری کا سنگ بنیاد رکھا۔ 29 جون 2005ء کو حضور انور نے بیت المہدی ڈرہم کا افتتاح فرمایا۔ نیز اسی دورہ میں دو جولائی کو حضور انور نے مسجد احمدیہ بریمپٹن کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ سال 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کا تیسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ 24 جون تا 6 جولائی کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ اسی دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 جولائی 2008ء کو مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح فرمایا۔

☆ سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 3 تا 17 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جولائی کو ایوان طاہر کا افتتاح فرمایا۔

☆ سال 2013ء میں حضور انور نے کینیڈا کی مغربی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا 14 مئی تا 27 مئی دورہ فرمایا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں دورہ تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 17 مئی کو مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمایا۔

☆ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور تائید الٰہی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ کینیڈا کا چھٹا دورہ ہے۔

☆ سال 1966ء میں جب یہاں جماعت رجسٹرڈ ہوئی اور چند خاندانوں پر مشتمل جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اُس وقت جماعت کی کیا حالت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر کینیڈا لکھتے ہیں:

’’شروع شروع میں ہم جماعت احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کے لئے ٹورانٹو میں ینگ سٹریٹ Yonge Street پر واقع YMCA کی عمارت میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا کرتے تھے جس کا

کرایہ بارہ ڈالر ہوا کرتا تھا۔ اسی کمرہ میں خواتین کے لئے درمیان میں پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور احمدی خواتین ہمارے ساتھ اجلاس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ بعد ازاں خواتین نے اپنے اجلاس کے لئے علیحدہ کمرے کی درخواست کی جس کا مزید کرایہ چھ ڈالر ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس علیحدہ کمرے اور مزید چھ ڈالر کی ادائیگی کے لئے جماعت کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ طویل صلاح مشورے کے بعد خواتین کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس طرح وہ اپنے علیحدہ اجلاس منعقد کرنے لگیں اور یہ سلسلہ 1967ء سے 1973ء تک جاری رہا۔''

1973ء تک جماعت کینیڈا کی یہ حالت تھی کہ جماعت کے پاس کوئی اپنا سینٹر نہیں تھا۔ یہی کیفیت 1980 تک رہی۔ جماعت کینیڈا کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور 1980ء میں جماعت نے ٹورانٹو میں Jane Street پر ایک مکان بطور مشن ہاؤس خریدا جو کہ مبلغ کی رہائش گاہ بھی تھی اور جماعتی سینٹر بھی تھا۔ اسی مکان میں جماعتی تقریبات بھی ہوتی تھیں۔

☆ خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑنے کے نتیجہ میں اس سرزمین کی قسمت ہی بدل گئی۔ اور ایسا عظیم الشان انقلاب برپا ہوا جس کا اُس زمانہ میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

☆ یہ وہی کینیڈا ہے جہاں جماعتی ضروریات کے لئے چند ڈالرز کرایہ پر ایک کمرہ حاصل کرنا مشکل تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے کینیڈا میں مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ، بستی بستی جماعت کی 24 مساجد اور 31 مشن ہاؤسز موجود ہیں اور 95 سے زائد بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں اور حلقہ جات قائم ہیں اور جماعت کی تعداد 29 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مالی وسعت اس قدر زیادہ ہے کہ آغاز کے زمانہ کے چند ڈالروں سے کروڑوں کی بھی نسبت نہیں رہی۔ صرف چند مساجد ہی لے لیں۔ ''مسجد بیت الاسلام'' ٹورانٹو کی تعمیر پر 6.3 ملین ڈالرز سے زائد خرچ ہوئے۔ ''مسجد بیت الرحمٰن'' وینکوور کی تعمیر پر 10.4 ملین ڈالرز سے زائد خرچ آیا۔ ''مسجد بیت النور'' کیلگری کی تعمیر پر 17.5 ملین ڈالرز خرچ ہوئے اور پھر ٹورانٹو میں ''ایوان طاہر'' کی تعمیر پر 9.9 ملین ڈالرز کے اخراجات آئے۔ صرف ان چار تعمیرات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خلفائے احمدیت کے اس سرزمین پر پڑنے والے مبارک قدموں اور متضرعانہ دعاؤں اور رہنمائی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کس طرح اور کس شان سے ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوئی اور چھلانگیں مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ بھی گزشتہ دوروں کی طرح انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفرین دور ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چُھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی اس سرزمین میں بھی جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کینیڈا کامیابیوں اور کامرانیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اور ہر آنے والے دن کا سورج نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔

میڈیا کوریج

آج 4 اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں [ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز] اور [ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز] نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں دیں۔

☆ **ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز (CBC news online) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 4 اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:**

ٹورانٹو کے مسلمان اس سوچ میں ہیں کہ کس تبدیلی کی ضرورت ہے: پول کے مطابق کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو اس معاشرے کو اپنانا چاہئے۔

ہزاروں احمدی احباب نے اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ استقبال میں شامل اکثریت ایمیگرنٹز تھے۔ کینیڈین احمدی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ وہ اس بارہ میں تشویش کا شکار نہیں ہیں کہ ایک پول کے مطابق کینیڈا کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ ایمیگرنٹز کو معاشرہ کا حصہ بننے کی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ کالم نگار نے لکھا کہ خلیفہ کا دورہ برموقع ہے کیونکہ ایک پول کے مطابق 68 فیصد کینیڈین کا خیال تھا کہ نئے آنے والوں کو معاشرے کا حصہ بننے کے لئے مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عوام کے تاثر میں سختی کا باعث امریکی صدارت کے امیدوار کا ایمیگریشن کے خلاف زور دینا ہے۔

اس نے لکھا کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی مسلمان خاص طور پر کینیڈین معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احمدی خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش میں تشدد کا شکار ہیں بلکہ یوکے میں آغاز سال میں ایک سکاٹش احمدی کو ایک غیر احمدی مسلمان نے قتل کیا جس کو عدالت نے فرقہ وارانہ حملہ قرار دیا۔

☆ **ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز (York Region News) اور ویب سائٹ برمپٹن گارڈین (Brampton Guradian News) ان دونوں ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 60 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 4 اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:**

احمدیہ مسلمانوں کے روحانی امام کی آمد ہزاروں احمدی احباب نے وان کی مسجد میں استقبال کیا

ہزاروں احمدی احباب نے مسجد بیت الاسلام میں اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ خلیفہ، جن کی رہائش لندن یوکے میں ہے 6 ہفتہ کے دورہ پر کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ پیس ویلج کو لوگوں نے بہت خوبصورت لائیٹوں سے روشن کیا ہوا تھا اور ایک جشن کا سا ماحول تھا۔

5 اکتوبر 2016ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ٹورانٹو سٹار کے Mr. John Honderich کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایک مہمان Mr. John Honderich حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف پبلشرز کارپوریشن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ ان کے تحت مختلف اخبارات، کتابیں اور تعلیمی مواد پر مشتمل کتب و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ نیز سب سے بڑا اور اہم اخبار ''Toronto Star'' شائع ہوتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ یہاں بڑے اچھے موسم میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کی مسجد بڑی خوبصورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے مسجد اندر سے دیکھی ہے۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا ابھی اندر سے نہیں دیکھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں اور مجھ میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ حضور کا تعلق غانا سے رہا ہے اور میں بھی گزشتہ دس سال میں دو مرتبہ غانا گیا ہوں۔ پریس میڈیا کے حوالہ سے میری وہاں میٹنگ تھیں میں اس وجہ سے گیا تھا اور اکرا میں رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں قریباً آٹھ سال 1985ء تک غانا میں رہا ہوں اور غانین احمدی لوگ اب تک یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں وہاں ان کے پاس ہوں اور ان کا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور یہاں آئے ہیں، کینیڈا کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچر نیشن ہے، لوگوں میں وسعت حوصلہ ہے اور رواداری ہے۔ کینیڈا کی حکومت امیگرنٹس کے معاملے میں بہت اچھی ہے اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں آنے والے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں کے لوگ وسیع حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

اس پر موصوف مہمان نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور ہم اس معاملہ میں منفرد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو یہاں سیریا سے اور عراق سے ریفیوجیز آرہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ان کا یہاں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ پچیس سے تیس ہزار اب تک آچکے ہیں۔ جب یہاں ریفیوجیز کا پہلا گروپ آیا تھا تو وزیر اعظم کینیڈا نے خود ایئرپورٹ پر جا کر ان کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسی طرح بعض گروپس کو ریسیو کرنے کے لئے صوبہ کے وزیر اعلیٰ اور میئرز بھی ایئرپورٹ پر گئے ہیں۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں حکومت کے حق میں یہاں یہ تأثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت ریفیوجیز کے کینیڈا آنے کو سپورٹ کر رہی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ یہاں کئی لوگوں نے پرائیویٹ طور پر ریفیوجیز فیملی کو سپانسر کیا ہے اور وہ ان فیملیز کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم بھی کر رہے ہیں۔ امیر صاحب جماعت کینیڈا نے پھر تفصیلاً بتایا کہ ہم نے بھی سو (100) فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور ان کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج میں بھی بعض سیرین رہ رہے ہیں۔ یہاں ان کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہمان نے عرض کیا کہ یہ کینیڈا کا ملک امیگرنٹس کا ہے۔ ہم سب لوگ باہر سے آئے ہیں۔ سوائے Aboriginies کے جو یہاں کے اصل باشندے ہیں۔ میرا اپنا تعلق جرمنی سے ہے۔ باہر سے آکر یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہماری قوم میں لوگوں کا استقبال کرنا اہم ہے اور یہ بات ہماری فطرت میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نئے آنے والوں کی صلاحیتیں استعمال کریں۔ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے ملک کے لئے اچھا ہوگا۔ نئے آنے والے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور ملک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کچھ ایسے گروپس ہیں جو ریفیوجیز اور امیگرینٹس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حکومت میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جو ریفیوجیز یا امیگرنٹس کے خلاف ہو۔ لیکن حضور کی بات صحیح ہے کہ کچھ لوگ آواز اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صوبائی حکومتوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو آواز اٹھا رہے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صوبائی حکومتوں میں بھی ایسا کوئی نہیں ہے۔ کوئی خلاف نہیں ہے۔ سب امیگرنٹس کے حق میں ہیں۔

اخبار ''Toronto Star'' کا ذکر ہوا کہ اس اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ مساجد میں اور مسلمانوں کی کتابوں میں شدت پسندی سکھائی جاتی ہے۔ ایسی کتب مسجدوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ اس آرٹیکل کے ساتھ ''مسجد بیت الاسلام'' کی تصویر لگا دی تھی۔ مہمان نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی تھی۔ علم ہو جانے پر اخبار نے معافی مانگی تھی اور معذرت کی تھی۔ اس خبر کے بعد مجھے جماعت کے بارہ میں مزید پتہ لگا اور رابطہ قائم ہوا۔ اب ہم نے کچھ ایسے اقدامات کئے ہیں کہ دوبارہ کوئی ایسی خبر شائع نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے اس کا علم تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معذرت شائع کی۔ حضور انور نے فرمایا یہ ایک ''Blessing in Disguise'' والی بات ہے کہ بُری چیز سے ایک خیر کا پہلو نکل آیا۔ اس خبر، آرٹیکل کے شائع ہونے کے بعد آپ کا جماعت سے بڑا مضبوط رابطہ اور تعلق پیدا ہو گیا اور اسی وجہ سے آج آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مہمان نے کہا: حضور صحیح کہتے ہیں مجھے آج موقع ملا ہے کہ میں آپ سے ملوں۔

مہمان نے یہودی کمیونٹی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ٹورانٹو میں کنزرویٹو قسم کی یہودی کمیونٹی ہے۔ اپنے عقائد پر سختی سے عمل کرتے ہیں اور اسرائیل کے حوالہ سے ان کے بڑے مضبوط اور پختہ خیالات ہیں۔ جب بھی اسرائیل کے حوالہ سے بات ہوتی ہے اور کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو یہاں بہت زیادہ کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ کھچاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا کیونکہ سابق وزیر اعظم سٹیون ہارپر کی حکومت کُھل کر اسرائیل کا ساتھ دیتی تھی۔

موصوف مہمان نے کہا کہ دوسری طرف مجھے فخر ہے کہ ہم نے اپنے اخبار میں ایک اچھا، مضبوط مسلمان بطور کالومسٹ (Columnist) رکھا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں میں بھی بڑا پوٹینشل ہے۔ بعض بڑا اچھا لکھنے والے ہیں۔ بعض احمدی لکھتے بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اپنی کمیونٹی کا حوالہ دیئے بغیر اپنی ذاتی حیثیت سے لکھتے ہیں۔

موصوف مہمان نے عرض کیا کہ حضور کو یہاں اسماعیلی آغا خانی سینٹر جا کر دیکھنا چاہئے۔ بہت خوبصورت ہے۔ مہمان نے پوچھا کہ کیا حضور کو باہر سیر وغیرہ کرنے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مقامی جماعت جو یہاں میرا پروگرام بناتی ہے ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھے یہاں مصروف رکھیں۔

موصوف نے کھیل کے حوالہ سے ذکر کیا کہ یہاں بالٹی مور (امریکہ) اور ٹورانٹو کی ٹیموں کا بیس بال (Baseball) کا میچ تھا۔ امریکہ کی سب سے بڑی کھیل Baseball ہے۔ لوگ اس کے لئے پاگل ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح یوکے میں فٹ بال کے میچز میں لوگوں کا حال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں ایک ٹیم مانچسٹر یونائیٹڈ ہے۔ جب میچز ہوتے ہیں تو کافی جوش ہوتا ہے۔

مہمان نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ٹورانٹو نے یہ میچ آخری منٹوں میں جیت لیا۔

جماعت میں کھیلوں کے پروگرام کے حوالہ سے حضور انور نے

فرمایا کہ ہماری اپنی احمدی خدام کی ٹیمیں ہیں۔ فٹ بال کے میچز اور مقابلے ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ٹورنامنٹ ہوا۔ پھر کرکٹ کا ٹورنامنٹ بھی ہر سال ہوتا ہے۔ مختلف ملکوں کی ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری بڑی تعداد افریقہ میں ہے، مغربی افریقہ کے ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں۔ سب سے بڑی جماعت غانا میں ہے۔ پھر نائیجیریا۔ سیرالیون میں بڑی جماعتیں ہیں اور اعلیٰ لیول پر بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مالی، نائیجر اور بورکینا فاسو میں بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

غانا کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اکرا میں جماعت کا ہیڈکوارٹر ہے لیکن سارے ملک میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک ملین کے قریب جماعت کی تعداد ہے۔ غانا میں اشانٹی کا علاقہ سب سے خوبصورت علاقہ ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں دو دفعہ غانا گیا ہوں۔ اکرا میں قیام کے علاوہ نارتھ کے علاقہ میں بھی گیا اور بعض دوسرے علاقوں کا بھی وزٹ کیا اور پھر غانا سے بورکینا فاسو By Road گیا تھا۔

حضور انور نے بتایا کہ میں نے غانا کے صدر کو کہا تھا کہ غانا کا جغرافیہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔

مہمان موصوف نے عرض کیا کہ وہ دو دفعہ اکرا (غانا) گئے ہیں اور دونوں دفعہ اکرا میں ہی قیام کیا ہے۔

حضور انور نے مہمان موصوف کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ ویک اینڈ Thanks Giving کا تہوار ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ بھی Thanks Giving ہی ہوتا ہے۔

Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 265 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Peace Village کے علاوہ Vaughan، Toronto، Brampton، Mississauga، Richmond Hill اور پاکستان سے آنے والی فیملیز نے شرف ملاقات پایا۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز وہ تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والی ایک مہاجر فیملی بھی تھی۔ ان سبھی نے آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو انتہائی قریب سے دیکھا اور اپنے آقا سے باتیں کیں اور اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہ یادگار لمحات تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

گلوبل نیوز ٹی وی چینل کے نمائندہ کو انٹرویو

Global News ٹی وی چینل کے نمائندے اور جرنلسٹ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اڑھائی بجے یہ انٹرویو شروع ہوا۔

❁......**گلوبل نیوز چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے پہلا سوال کیا:** آپ کا کینیڈا کے لئے کیا پیغام ہے؟ اور آپ جسٹن ٹروڈو صاحب (وزیر اعظم) سے ملاقات کے دوران کیا سننا پسند کریں گے۔ (آپ کی وزیر اعظم صاحب سے کیا توقعات ہیں؟)

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کی خراب صورت حال کی وجہ سے دنیا کے حالات نہایت مخدوش ہیں۔ اور دنیا کے سب ممالک ان خراب حالات کی وجہ سے متاثر ہیں۔ اس لئے ان حالات میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ہر فیصلہ ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہوگا، چاہے وہ فیصلہ وہاں پر ایکشن لینے کے متعلق ہو یا ان ممالک کے پناہ گزینوں کے متعلق ہو۔ ان دونوں کے متعلق ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کی: کیا احتیاط سے مراد کوئی قدم نہ اٹھانا ہے؟ کیا کینیڈا کو اس بارے میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟ یا پھر ہماری حکومت کا اس میں کیا کردار ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ امن کے قیام کے لئے صحیح طریق کیا ہے جس کی وجہ سے حالات مزید خراب نہ ہوں۔ نہ ہی مقامی باشندوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متاثر ہوں اور نہ ہی پناہ گزینوں کے لئے مشکلات ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متاثر ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عدل و انصاف کی شرائط پوری کی جائیں اور تمام فریقوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** کیا آپ ان کینیڈین سامعین کو جو آپ کی جماعت سے واقف نہیں بتائیں گے کہ آپ کی جماعت کو مشرق وسطیٰ میں کیوں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف مشرق وسطیٰ میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان ممالک میں جماعت کو مظالم کا نشانہ ہی بنایا جا رہا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: یہاں کینیڈا میں بھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان ممالک میں ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیح موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے، اور اُن کا نام مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہے۔ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ فرق صرف خاتم النبیین کی تشریح میں ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور نہ کوئی نئی شریعت والا نبی آسکتا ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی تعلیمات کے ساتھ آپ کی اُمت میں سے نبی آسکتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہ کر اور شریعتِ اسلام کا تابع ہو کر نبی آسکتا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہی وہ شخص ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور یہی وقت اِس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ہے۔ پس اس وجہ سے دوسرے مسلمان فرقے ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب مخالفتوں کے باوجود بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اصل بات کو سمجھتے ہیں اور اُن کو اس

بات کا شعور ہے اور وہ ہمارے دلائل کو مانتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدی و مسیح کی آمد کے حوالہ سے بیان فرمودہ تمام نشانات جو پورے ہو چکے ہیں اُن کو دیکھ کر یہ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں لوگ ان مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ کے خیال میں کیا آپ کی جماعت اور عیسائیوں کے فرقہ ایوینجیلیکل (Evangelical) میں مشابہت ہے؟ اُن کی طرح آپ کی جماعت کے بھی مبلغین ہیں اور آپ لوگ بھی بیعتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کا اپنا مشن ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، اور اس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے۔ اور انجیل کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ لیکن قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بے شک عیسائی تمام دنیا میں یہی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے انہیں کچھ کامیابی بھی ہوتی ہو، لیکن یہ اُن کی تعلیمات کی روشنی میں یا بائبل کے مطابق اُن پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ہماری تعلیمات اور قرآن کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ:** ہم جو مغرب میں رہتے ہیں اور اسلامی دنیا سے ناواقف ہیں کس طرح بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو سمجھ سکتے ہیں اور اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو بعض مسلمان فرقوں میں آ رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے مسلمانوں کے کچھ فرقے کہہ کر بہت مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے مطابق یا میری سمجھ کے مطابق انتہا پسندی کی بہت سی وجوہات ہیں، ہمیں وہ سب مدّ نظر رکھنی چاہئیں۔ ایک وجہ تو 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں بدامنی پیدا ہوئی اور اس تمام بدامنی کا آغاز عرب دنیا سے ہوا جس کو ’’عرب سپرنگ‘‘ کہا گیا۔ اور اس کے بعد کچھ مسلمان ممالک میں لوگوں کو آزادی دینے کے نام پر بہت سے گروہوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ تمہاری حکومتیں اور لیڈر تمہارے حقوق غصب کر رہے ہیں اور تمہیں انصاف نہیں دیا جا رہا۔

پس اقتصادی بحران اور لیڈروں کی ناانصافی کے ساتھ اور دوسری بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان انتہا پسند گروپس نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے مسلمان نوجوانوں کو دہشتگرد بنایا اور جن لوگوں کے اپنے مفادات تھے انہوں نے نوجوانوں کو ریڈیکلائز (Radicalize) کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے کینیڈا کا علم تو نہیں لیکن 2008ء کے بعد یو کے میں تقریباً 3 ملین لوگ بے روزگار تھے۔ چند سال بعد وہاں پر کچھ بہتری ہوئی اور جو لوگ اپنے پیشے میں تجربہ کار تھے ان کو نوکریاں مل گئیں۔ لیکن ابھی بھی 1.7 یا 1.8 ملین لوگ بے روزگار ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سب سے زیادہ نقصان نوجوان طبقہ کو ہوا ہے اور یہ بھی انتہا پسندی کی طرف لے جانے والی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ نوجوان انتہا پسند بنائے جا رہے ہیں اور ISIS یا اس جیسے دوسرے گروہوں میں شامل ہو رہے ہیں، اور ان کو بڑی بڑی رقوم 6 یا 7 ہزار ڈالر ماہوار بطور تنخواہ دی جاتی ہے یا اس سے کچھ کم۔ لیکن یہ رقم اُس سے بہتر ہے جو یہ اپنے ملکوں میں کما سکتے تھے۔ اسی وجہ سے بھی یہ نوجوان ان گروپس کے ساتھ مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کی: بے روزگاروں کے مالی فائدہ کے علاوہ، چند لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی تعلیم ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ کیا اس وجہ سے یہ انتہا پسندی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سارا معاملہ 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد شروع ہوا اور اس کے بعد جیسے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اسلامی ممالک کی بعض حکومتوں نے انصاف کا کردار ادا نہیں کیا۔ اس ناانصافی کے سبب بعض لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ تمہارے حقوق تلف ہو رہے ہیں اور اصل میں بعض گروہوں نے کوشش کی کہ جو لوگ پہلے سے ہی غم و غصہ میں تھے ان کو انتہا پسند بنایا۔ اور یہ کام نہ صرف ان کے اپنے ممالک میں کیا بلکہ مغرب اور یورپ میں بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ان کے غم و غصہ اور بے چینی، مایوسی کی وجہ سے وہ جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ اِن تمام امور کی تحریری شہادت موجود ہے۔ ایک فرانسیسی رپورٹر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کچھ انتہا پسند لوگوں سے یا ان لوگوں سے جو آئیسس (ISIS) کے لئے لڑ رہے تھے یا کام کر رہے تھے پوچھا کہ جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کر رہے ہو یا جس سفّاکی کا مظاہرہ کر رہے ہو یہ قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم اس طرح کا وحشیانہ سلوک روا رکھو۔ ان میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قرآن میں کیا لکھا ہے یا شریعت کیا کہتی ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے بالا افسروں نے کیا حکم دیا کہ لوگوں کا سر قلم کرو اور اس طرح کے دیگر وحشیانہ فعل کرو۔ پھر اس فرانسیسی رپورٹر نے یہ بھی کہا کہ ان میں سے اکثریت اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ انتہائی مشتعل لوگ ہیں۔ ان کے افسر اور دیگر گروہ یا جو باغی گروہ ہیں وہ سب اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے مفاد کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ خودکش حملہ اسلام میں جائز نہیں۔ اگر ایک چیز جائز نہیں ہے تو تم اس پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ وہ جواباً کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے بالا افسروں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جن کے پاس اسلام کا بہت ہی تھوڑا علم ہے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہے کہ یہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس پر عمل کرے گا تو ہم اسے نہیں روکیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم یہ نہیں کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: تو اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ صاف صاف اور واضح طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ایک اور ایک دو ہیں۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الجھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغرب بھی اس معاملے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلحہ اور ہتھیار خریدنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کی: کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب انتہا پسند مسلمانوں کو ہتھیار خریدنے میں مدد دیتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کئی بڑی حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ آئیسس (ISIS) اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بینکوں کے ذریعہ ٹرانزیکشنز (Transactions) ہو رہی ہیں۔ اگر تم روس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں اور ان کی تو اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے۔ پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں۔

❁......**جرنلسٹ نے عرض کی:** میں جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں۔ تو میں آخری سوال کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ جو ایک مشکل سوال ہے۔ اگر آپ مختصر طور پر بتا دیں کہ کینیڈین باشندوں کو اسلام کے بارہ میں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے، جو کہ ہم نہیں سمجھتے، جس سے اس مسئلے کا حل نکلے اور فساد کم ہو؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں آپ بہت سارے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومتیں کافی تجاویز پیش کرتی ہیں اور قانون بھی بن رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی حکومتیں بھی سنجیدہ ہو رہی ہیں۔ اور واقعتاً سنجیدہ ہو رہی ہیں اس لئے انہوں نے آئِسس (ISIS) پر پابندیاں لگائی ہیں یا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں تا کہ اس گروہ کو ختم کر دیں اور اب یہ اتنا تیز کام نہیں کر رہے جیسے کہ پہلے کر رہے تھے۔

پھر، آپ کا سوال یہ ہے کہ اسلام اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام دنیاوی کوششیں اس معاملہ میں کر لی ہیں۔ اب، صرف جو چیز آپ نے نہیں کی، وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تعلیم جو سچے مسلمانوں کے عملی نمونوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ہم احمدی سچے مسلمان ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے، خاص طور پر چند عرب ممالک ہیں یا چند ایسے ممالک جن کے پاس بے شمار قدرتی وسائل ہیں اگر وہ صحیح معنوں میں عدل وانصاف کو مدنظر رکھیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو علم ہے کہ اربوں ڈالرز کا اسلحہ ہتھیار سعودی عرب کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس لئے ہے۔ یمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہے؟ مگر حکومتیں یہ کہتی ہیں کہ ہم دوسری حکومتوں کے ساتھ منصفانہ تجارت کر رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ معصوم لوگوں کو مارنے یا معصوم ملک پر حملہ کرنے یا جہاں مرضی استعمال کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل انصاف نہیں ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بے شک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کرسکتا۔

یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 208 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

Kichnar, Brampton, Hamilton, Woodbridge, Maple, Richmondhill, Mississauga, Milton, اور Halifax۔

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگی میں اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو مسجد کی طرف جانے والے راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہجوم نے نعرے بلند کئے۔ ایک طرف مرد حضرات تھے تو دوسری طرف خواتین اپنے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں تھیں۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور ہر قدم پر حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں یہ آوازیں اس طرح بلند ہوتی تھیں کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ یہی کہا جاسکتا ہے کہ عشق ومحبت اور فدائیت کا ایک سمندر تھا جو راستہ کے دونوں اطراف سے اُمڈ آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ بابرکت لمحات، اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت السلام'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 اکتوبر 2016ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس مشاورت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی اکتالیسویں مجلس مشاورت 29 اور 30 اپریل 2017ء بروز ہفتہ اور اتوار مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں منعقد ہو رہی ہے۔

کینیڈا کی جماعتوں کے منتخب نمائندوں سے درخواست ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس پُر وقار مجلس میں تجاویز پر صائب مشورے دیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام خواہشات، توقعات اور ارشادات پر پورا اتریں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس شوریٰ کے نیک اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ اور جملہ منتظمین اور خدمات بجالانے والوں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

افسران جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 7 تا 9 جولائی 2017ء انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے لئے درج ذیل افسران کا تقرر فرمایا ہے۔

افسر جلسہ سالانہ: مکرم رضوان مسعود میاں صاحب

افسر جلسہ گاہ: مکرم شاہد منصور صاحب

افسر خدمت خلق: مکرم کاشف محمود دانش صاحب

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو کامیاب وکامران فرمائے اور مذکورہ بالا افسران کو بہتر خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد عامر محمود شیخ
افسر رابطہ
جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

کینیڈا کے عرب احباب کے ایمان افروز واقعات کی چند جھلکیاں

مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب، عربک ڈیسک یو کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ کینیڈا 2016ء کے دوران دوصد کے قریب احمدی شام سے آئے ہوئے تھے۔ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اورانہوں نے پہلے نہ کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی ملاقات کی تھی۔

اس دورہ میں خداتعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک یو کے لندن کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔اور حضورانور کی خاص شفقت اورنظرعنایت کے طفیل انہیں اپنی آنکھوں سے تائیدالٰہی کے نشانات اور برکات خلافت دیکھنے کا موقع ملا۔

آپ نے اس بابرکت دورہ کینیڈا کے دوران وقوع پذیر ہونے والے بعض اموراورعربوں کے چند ایمان افروز واقعات سپردقلم فرمائے ہیں جوازدیادایمان کے لئے قسط وارہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

(ادارہ)

گزشتہ قسط میں ہم نے حضورانور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ کینیڈا کے دوران وہاں سیریا سے پہنچنے والے عرب احباب کی خلیفۂ وقت کی پہلی زیارت، ان کی جلسہ میں شرکت اور خلیفۂ وقت سے پہلی ملاقات کا کچھ احوال نقل کیا تھا۔اس آخری قسط میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا اور مزید کچھ امور بیان کئے جائیں گے۔

ہجر محوِ وصال سا کچھ ہے

عابدین فیملی کاتعلق سیریا کے شہرحلب سے ہے۔اس فیملی میں بشیرعابدین صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی جس کے بعدان کے اہل خانہ،ان کے والدین اور بہن بھائی ساری فیملی احمدیت کی آغوش میں آگئی اور جلد ہی اخلاص ووفا کی حسین تصویربن گئی۔

جب حلب شہر میں متشدد تنظیموں نے قوت پکڑی تو اس فیملی کو قبول احمدیت کی بناء پردھمکیاں ملنے لگیں اور بالآخر ایک روز مذہب کے نام پرخون کی ہوس میں گرفتارایک تنظیم نے مکرم بشیر عابدین صاحب،ان کی اہلیہ اور ان کے ایک جواں سال بیٹے کو اغوا کرلیا۔پھراس کے بعد نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا،نہ جانے وہ اب تک زندہ بھی ہیں یاان کوموت کی آغوش میں سلادیا گیا ہے،اس بارہ میں ان کی فیملی کے افراد دعا گو ہیں کہ شاید کوئی معجزہ ہوجائے اوران کے زندہ ہونے کی کہیں سے کوئی خبرمل جائے۔

بشیرعابدین صاحب نہایت مخلص احمدی تھے۔خلافت سے تو انہیں عشق تھا ہی۔علمی ذوق وشوق بھی تھا اور بہت اچھے شاعر تھے۔اپنے اغوا سے کچھ عرصہ پہلے ہی انہوں نے ایک قصیدہ لکھا تھاجس میں کہا تھا کہ اے امیرالمومنین! اے ہماری دنیا کے نور! ہمیں آپ سے بیحد محبت ہے۔آپ نے خیرالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوۃ سے علم اور نور اخذ کیا ہے۔آپ ہرروز اپنی قوت قدسیہ سے بے شمار نفوس کا تزکیہ فرمارہے ہیں اور اندھی قوم کی آنکھوں سے جہالت وضلالت کے پردے ہٹارہے ہیں۔

جنہیں آپ کی مجالس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے ان میں سے بعض نے آکر ہمیں ان مجالس کی باتیں سنائی ہیں اور سب سننے والے عشاق کوخوب رلایا ہے۔

کاش کہ میری زندگی میں بھی وہ دن آئے جب مجھ جیسے ہجرو فراق کے مارے کو بھی حضورانور کے روئے روشن کا دیدار کرنے اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت نصیب ہوجائے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کے آخرپر پڑھی جانے والی نظموں میں عرب احباب نے یہی قصیدہ پڑھا تھا۔

بشیرعابدین صاحب اوران کی اہلیہ وبیٹے کے اغوا کے بعد یہ خاندان شریروں کے شر سے بچنے کے لئے شہر چھوڑکر دیہاتی علاقہ میں چلا گیا۔پھرجب وہاں بھی حالات خراب ہونے لگے تو ترکی کی جانب ہجرت کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے واپس حلب جانا ضروری تھالیکن شہر کا باغیوں کی طرف سے محاصرہ ہوچکا تھا اور حکومتی طیارے اس شہر میں باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کررہے تھے۔یہی نہیں بلکہ امن وامان کی مخدوش صورتحال میں قتل وغارت اورلوٹ کھسوٹ بھی اس قدرعروج پر پہنچ چکی تھی کہ کسی کا ان حالات میں باہرنکلنا اورصحیح سلامت منزل مقصود پرپہنچ جانا کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔ان حالات میں اس خاندان کے کئی افراد نے حضورانور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور پھراس خاندان کے 22افراد ایسی ویگن میں سوار ہوکرشہر کی جانب عازم سفر ہوئے جس کی چھت بھی نہ تھی۔مردوں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں تا ان کے ذریعہ سامنے سے ناگہاں طور پرآنے والی گولیوں سے بچا جاسکے۔ایسے میں گھر کے سربراہ ابوبشیرعابدین کو عجیب خیال آیا، انہوں نے اپنی چھوٹی نواسی اور چھوٹی پوتی کوسب سے آگے بٹھاتے ہوئے باآواز بلند یہ کہا کہ اے خدا! میرے خاندان میں دوہی وقف نو بچیاں ہیں، یہ تیری راہ میں وقف ہیں،ان واقفین نو کی صحت وسلامتی اور حفاظت کے لئے خلیفہ وقت خاص دعائیں کرتے ہیں اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ تو کبھی انہیں اس طرح ضائع نہیں ہونے دے گا۔ پھر انہوں نے باقی خاندان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ ان واقفین بچوں کی وجہ سے ہماری حفاظت فرمائے گا۔چنانچہ خداتعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اورکئی گولے ان کے اردگرد گرتے رہے لیکن یہ بحفاظت منزل مقصود پرپہنچ گئے۔

ان میں سے ایک بچی کا نام حنین عابدین ہے۔یہ اس قدر ذہین ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے لمبے لمبے اورمشکل قصائد بھی اسے زبانی یاد ہیں۔یہی نہیں بلکہ اردو نظمیں بھی یاد ہیں اور دوران ملاقات اس نے حضورانور کو ایک اردو ترانہ بھی سنایا اور پیارے آقا سے شفقتیں حاصل کیں۔

بشیرعابدین صاحب کی خلیفۂ وقت سے ملنے کی خواہش تو پوری نہ ہوسکی تاہم ان کے دوبیٹے حسن عابدین اور حسین عابدین اور بیٹی غفران حلب سے ترکی جانے اور پھروہاں سے کینیڈا پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کے بعدان تینوں کی حضورانور سے ملاقات

تھی۔ ملاقات میں پیارے آقا کی شفقتوں اور الطاف کو دیکھ کر اغوا ہونے والے والدین کی خلافت سے محبت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کی شدید خواہش کا یاد آجانا ایک طبعی امر تھا۔ شاید اس وقت ان تینوں کے ذہن میں اپنے والد بشیر عابدین صاحب کے قصیدہ کے الفاظ اور ان میں پروئے ہوئے جذبات بھی آرہے تھے۔ اسی لئے ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور الفاظ حلق میں اٹکے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بھائی کے اغوا کا ذکر کر کے دعا کی درخواست عرض کی۔ یہ لمحات عجیب تھے۔ ایک طرف حضور انور کی زبان مبارک پر ان کی تسلی کے الفاظ تھے، دعائیں تھیں اور دوسری طرف پیارے آقا کی نظریں دعا بن کر انہیں محبتوں سے نوازتی جارہی تھیں۔ پیارے آقا نے انہیں تسلی دلائی، شفقت فرمائی اور حسن عابدین صاحب کے چھوٹے بھائی اور بہن کو فرمایا کہ تم دونوں نے خوب محنت سے پڑھنا ہے اور ہر ماہ مجھے خط لکھنا ہے۔

وہ اس اعزاز پر جذباتی ہو کر زاروقطار روئے جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت نے خود انہیں ہر ماہ خط لکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

یوں ملاقات کے لئے جانے سے قبل جو آلام واحزان سے بوجھل تھے وہ ملاقات کے بعد شفقتوں، عنایتوں اور الطاف سے مالا مال ہو کر لوٹ رہے تھے۔

رخسار پر آنسو۔ ہونٹ پہ مسکان

پیارے آقا کی بچوں کو نصیحت اور دعا کا مضمون چلا ہے تو اسی ضمن میں عرض ہے کہ ایک عرب دوست نے اپنی پہلی فیملی ملاقات میں خاکسار سے کہا کہ میرا بیٹا بہت شرارتی ہے اور اس کی ایک بری عادت یہ ہے کہ کبھی کبھی غلط بیانی کر جاتا ہے۔ ملاقات میں آپ اردو میں حضور انور سے اس کے لئے خاص دعا کی درخواست کردیں۔ جب حضور انور کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی تو حضور انور نے بچے کے والد سے پوچھا کہ کیا تم بچے کو مارتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جی حضور کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کے بعد بچے کو مارنا نہیں۔ پھر بچے کو اپنے پاس بلا کر پیار کیا اور دعا دی اور ایک چاکلیٹ اور ایک قلم عطا فرمایا۔

اس بچے پر حضور انور کے پیار اور دعا کا اس قدر اثر ہوا کہ ملاقات ختم ہونے کے بعد یہ اپنی بہن کے ساتھ روتے ہوئے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ملاقات میں ہم حضور انور کو قرآن سنانا چاہتے تھے لیکن موقع نہ ملا۔ اب ہم قرآن سنائے بغیر نہیں جائیں گے۔ اس وقت کسی اور کی ملاقات جاری تھی۔ جب وہ ختم ہوئی تو محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ان کو حضور انور کے پاس لے گئے اور ان کی خواہش کے بارہ میں بتایا۔ یہ دونوں بہن بھائی رو رہے تھے۔ حضور انور نے نہایت مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ آپ قرآن پڑھیں مَیں سنتا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک نے سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی اور دوسرے نے اسی سورہ کی آخری آیات کی تلاوت کی۔ اس دوران حضور انور مشفقانہ نظروں اور مبتسم چہرہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھتے رہے اور پھر دوبارہ انہیں پیار دے کر رخصت کیا۔ ان کے گالوں پر آنسو تھے اور ہونٹوں پر مسکان پھیل رہی تھی۔

بعد ازاں خاکسار کو ان کے گھر جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ ان کا یہ بیٹا ملنے کے بعد صوفہ پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ بچے کے والد نے کہا کہ جب سے ملاقات کر کے آئے ہیں ہم نے اپنے اس بیٹے میں عجیب تبدیلی دیکھی ہے۔ یہ تو بہت شرارتی تھا اور اپنی بہن کو ہر وقت تنگ کرتا رہتا تھا لیکن ملاقات کے بعد سے ایسا خاموش اور پُرسکون ہے کہ شروع شروع میں تو میں نے کہا کہ شاید یہ بیمار ہے کیونکہ میں نے اسے اس قدر خاموش اور پرسکون پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

پھر اس بچے نے خود ہی حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حضور انور سے ملنے کا موقع عطا فرمایا اور اپنے مقرب شخص کی قربت میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں جلدی سے بڑا ہو جاؤں اور جامعہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کر کے مربی بنوں۔ پھر میں حضور انور کے عملہ حفاظت میں خدمت کا موقع پاؤں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ خواہش پوری فرمائے۔ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ میں حضور انور کا عطا کردہ پَین سنبھال کر رکھوں گا۔

خاکسار نے ان کے گھر میں ان دونوں بہن بھائی سے پوچھا کہ آپ سیریا میں پیدا ہوئے، پھر وہاں زندگی کے کچھ سال گزارے، پھر آپ ترکی آگئے اور کچھ عرصہ وہاں بھی رہے، پھر اب آپ یہاں آگئے ہیں، آپ کو ان تین ملکوں میں سے سب سے زیادہ اچھا کون سا ملک لگتا ہے؟ اس بچے کی بہن نے بلا توقف کہا کہ کینیڈا سب سے اچھا ہے کیونکہ اس میں حضور انور تشریف لائے ہیں۔

نیکی سے شریروں کے شر کا خاتمہ کرو!

حضور انور کی دعاؤں اور نصائح کی تاثیر کے حوالہ سے ایک اور بچی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ یہ بچی ہمارے بہت ہی پیارے بھائی مکرم خالد البراقی صاحب کی بیٹی ہے جنہیں نوجوانی میں ہی سیریا میں شہید کر دیا گیا تھا۔ ان کی شہادت کے بعد ان کی فیملی بھی ترکی آگئی اور پھر وہاں سے خلیفۂ وقت کی خاص شفقت سے کینیڈا پہنچ گئی۔ یہاں پہنچنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی شہید کی بیوہ مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ کی ایک مخلص احمدی کے ساتھ شادی ہوگئی اور اب یہ فیملی آٹوا میں بفضلہٖ تعالیٰ بہت اچھی زندگی گزار رہی ہے۔

مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ نے اپنی فیملی کے ساتھ آٹوا میں ملاقات کی اور حضور انور کی خدمت میں مکرم خالد البراقی صاحب کے لئے درخواست دعا کی تو ساتھ ہی ان کی بیٹی نے اپنے والد کی تصویر نکال کر حضور انور کی خدمت میں پیش کردی۔ حضور انور نے مشفقانہ دعاؤں بھری نظروں سے اس شہید کی تصویر کی طرف دیکھا اور پھر کمال محبت سے اس پر دستخط فرما کر تصویر بچی کو واپس کردی۔

یہ بچی شہید مرحوم کے تین بچوں میں سب سے بڑی ہے اور اپنے والد کے ساتھ بہت زیادہ attach تھی۔ ابھی بھی وہ اپنے والد کی یادوں کے حصار سے نکل نہیں پائی۔ اکثر کہتی ہے کہ میرے والد تو نیک انسان تھے پھر انہیں لوگوں نے کیوں مار ڈالا؟

یہ سوچ اس کی نفسیاتی بیماری میں تبدیل ہوتی جارہی تھی۔ اکتوبر کے آخر پر ٹورانٹو میں عرب احمدیوں کا اجتماع ہوا تو یہ فیملی بھی آٹوا سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ٹورانٹو آگئی۔ انہی ایام میں مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ کے والد مکرم مامون الزاید کی فیملی ملاقات تھی۔ مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ نے درخواست کر کے ملاقات میں ان کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کر لی اور بتایا کہ اصل مقصد بیٹی کے لئے دعا کی درخواست کرنا ہے کیونکہ وہ ہر روز شام کو روتی ہے اور بہت شور کرتی ہے۔ ہر روز رات کو وہ اپنے والد کو خواب میں دیکھتی ہے اور پھر سارا دن ڈسٹرب رہتی ہے۔

ملاقات میں جب حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ بچی اکثر کہتی ہے کہ میرے والد تو نیک انسان تھے پھر انہیں لوگوں نے کیوں مار ڈالا؟ تو حضور انور نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے والد صاحب واقعی نیک انسان تھے اور شریر لوگ انہیں تکلیفیں دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں تکلیفوں سے بچانے کے لئے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ نیز فرمایا کہ اب تمہاری یہ ڈیوٹی ہے کہ تم اپنے والد صاحب کی طرح نیک بنو اور اپنی نیکی سے ان شریروں کے شر کا خاتمہ کرو۔ نیز حضور انور نے اسے چاکلیٹ عطا فرمایا اور بہت پیار کرتے ہوئے دعا بھی دی۔

اگلے دن مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ نے بتایا کہ ان کی بیٹی اس رات بہت آرام سے سوئی ہے۔ پھر دو ہفتوں کے بعد بتایا کہ بیٹی کی صحت دن بدن بہتری کی طرف مائل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت و عافیت والی فعّال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

عربوں کا اجتماع

23 اکتوبر 2016ء بروز اتوار تمام عرب احباب کا اجتماع تھا۔ الحمد للہ سارے عرب احباب بڑی محبت اور جوش سے آئے ،تقاریر سنیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان، خلافت سے محبت کے علاوہ اپنے ملکوں سے بحفظ وامان کینیڈا پہنچنے اور پھر خلیفۂ وقت کو دیکھنے اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے جیسی بے پایاں نعمتوں کے پانے پر جذبات تشکر سے بھر گئے۔ شام 6 بجے کے قریب یہ پروگرام اپنے اختتام کی طرف جارہا تھا۔ کیونکہ 6 بجے ملاقاتیں شروع ہونی تھیں اور بعض عرب فیملیز کی ملاقات بھی تھی۔ اور یہی وقت حضور انور کے ملاقاتوں کے لئے تشریف لانے کا تھا۔ ایسے میں بعض منتظمین نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ ملاقاتوں کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ان عربوں کو ایک دومنٹ کے لئے اپنے دیدار کا شرف عطا فرما دیں۔

پیارے آقا نے ازراہ شفقت یہ درخواست قبول فرمالی اس وقت اس اجتماع میں خلیفہ وقت کی شفقتوں اور عنایتوں کا ہی ذکر ہو رہا تھا اس وقت جب خاکسار نے یہ اعلان کیا کہ خلیفہ وقت آپ لوگوں پر ایک اور احسان فرماتے ہوئے بنفس نفیس یہاں تشریف لانے والے ہیں، تو یہ اعلان سنتے ہی بے اختیاری کے عالم میں عرب احباب کی زبانوں سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوگئے۔ کئی احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ پھر سب کی نظریں حضور انور کی آمد کے راستے پر مرکوز ہوگئیں۔

کچھ ہی دیر کے بعد جب حضور انور تشریف لائے تو نعرہ ہائے تکبیر سے سارا ہال گونج اٹھا۔ ایسا جوش اور ایسی والہانہ محبت کا اظہار تھا کہ جیسے جذبات کا کوئی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بہ رہا ہو۔ حضور انور نے سلام کے بعد کچھ دیر تشریف رکھی، پروگرام کے بارہ میں پوچھنے کے بعد استفسار فرمایا کہ کتنی فیملیز کی ملاقات نہیں ہو پائے گی۔ عرض کیا گیا کہ حضور! پروگرام کے مطابق سب کی ملاقات ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اکثر فیملیز کے ساتھ پرائیویٹ ملاقاتوں میں بات ہوگئی ہے اور باقی کے ساتھ بات ہو جائے گی۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے تو بہت جذباتی منظر دیکھنے کو ملا۔ وہاں بچیوں نے جلد ہی ترانہ پڑھنے کا انتظام کر لیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے بچیوں کا ترانہ سنا ایسے میں ماؤں نے اپنے بچوں کو حضور انور کے قریب کرنا شروع کر دیا اور حضور انور نے بھی کمال شفقت سے انہیں پیار دیا۔ اس کے بعد حضور انور وہاں سے رخصت ہوگئے۔

عربوں کے پروگرام میں یہ دو چار منٹ کی تشریف آوری ان کے جذبات میں تلاطم پیدا کر گئی۔ خلافت کی محبت میں ان کی آنکھیں اشکبار تھیں اور خدا کے شکر کے اظہار سے ان کی زبانیں تر تھیں۔

عرب خواتین کا اجتماع

اگلے روز 24 / اکتوبر 2016ء کو عرب خواتین نے علیحدہ ملاقات کی درخواست کی ہوئی تھی جو حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمالی۔ اس میں حضور انور جب تشریف لائے تو وہی کیفیت دیکھنے کو ملی جو ایک روز پہلے تھی۔ سب کی آنکھیں اشکوں سے تر تھیں اور زبان سے خدا کے شکر کا اظہار ہو رہا تھا۔ حضور انور کے اندر تشریف لاتے ہی سب نے کھڑے ہو کر ایک قصیدہ پڑھا جس کے بعد حضور انور نے سوال کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اکثر خواتین نے اسی بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کو بالمشافہ دیکھنا ہمارا خواب تھا اور آج حضور انور کو اپنے سامنے پا کر ہمارا خواب پورا ہو گیا ہے۔

ایک بہن نے کہا کہ پہلے تو حضور انور سے صرف خواب میں ہی ملاقات ہوتی تھی اور جس رات حضور انور کو خواب میں دیکھتے تھے اس سے اگلا سارا دن ایک عجیب خوشی اور سرور کی کیفیت میں گزرتا تھا۔ اب حضور انور کو سامنے دیکھا ہے تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔

ایک بہن نے کہا کہ سیّدی! میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں، کھانا تناول فرمایا ہے اور ہمارے گھر میں نماز پڑھائی ہے۔ ہم نے یہ خط قبل ازیں حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا تھا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خواب پورا فرمائے۔ اس لئے درخواست ہے کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی خواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب نے جماعت احمدیہ کے مادی اور روحانی مائدہ پر مل کر کھانا کھایا ہے اس طرح آپ کا خواب پورا ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے سب خواتین و بچگان میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اور کئی خواتین کی درخواست پر بعد میں انہیں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھیوں کا تحفہ بھی عنایت فرمایا۔

یہاں پر یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ خلیفہ وقت کی کسی ملک میں آمد سے سوکھی شاخوں میں بھی جان پڑ جاتی ہے اور کئی درخت ہرے ہو جاتے ہیں۔ حضور انور کے کینیڈا کے دورہ کے دوران بعض پرانے عرب احمدی بھی جن کا جماعت سے تعلق کسی قدر کمزور ہو گیا تھا دوبارہ بھرپور انداز میں ان جماعتی پروگرامز میں شامل ہوئے۔ خلیفۂ وقت سے ملاقات نے ان میں نئی روح پھونک دی۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد

آخر پر خاکسار ایک فدائی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کا نام احمد درویش ہے۔ ان کے بھائی مکرم عبداللہ درویش صاحب نے 2008ء میں بیعت کر لی تھی۔ آگے کی کہانی کا حال خود ان کی زبانی سنئے، وہ کہتے ہیں کہ:

جب میرے بھائی نے احمدیت قبول کی تو باوجود اس کے کہ میں مذہب سے دور تھا پھر بھی مجھے بھائی کے اقدام پر شدید غصہ آتا تھا اور اکثر میں اس سے الجھ جاتا۔ میری سخت زبانی اور بدگوئی کے باعث میرے بھائی نے مجھ سے کنارا کر لیا۔ 2011ء میں شام کے حالات خراب ہونے شروع ہوگئے اور میں نے شامی حکومت کے مخالف گروہ میں شامل ہو کر حکومت کو گرانے کی سازشوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس دوران مجھے شامی معاشرہ میں پائی جانے والی تمام دینی جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ حالات کی خرابی کے باعث ہم اہل خاندان حلب شہر کے مضافاتی علاقے میں منتقل ہوگئے اور اکٹھے مل کر رہنے لگے۔ ایسے میں مجھے اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ دینی امور کے بارہ میں بحث کرنے کا موقع مل گیا۔ میں جب بھی اس سے کسی امر کے بارہ میں سوال کرتا تو اس کا جواب مجھے حیران کر دیتا اور میں دل میں یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ دراصل یہی درست رائے ہے۔ میرا دل کہتا تھا کہ یہی صحیح اسلامی تعلیم کا عکاس جواب ہے لیکن شدتِ مخالفت کی وجہ سے اس بات کو چھپانے پر مجبور ہو جاتا اور بظاہر اپنے بھائی کی مخالفت پر ہی قائم رہتا۔ ہماری گفتگو چلتے چلتے وفات مسیحؑ کے

موضوع تک آ پہنچی۔ اس موضوع کے بارہ میں قاطع دلائل نے میرے ذہن میں پلنے والے اوہام کو یکسر مٹا کر رکھ دیا، یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اپنے بھائی سے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے اس سے جماعت کی بعض کتب کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ تمام کتابیں اسی گھر میں ہیں جسے ہم بمباری کے خوف سے چھوڑ آئے ہیں۔ جب حق دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک کمزور انسان کو بھی اتنی قوت عطا کر دیتا ہے کہ وہ ایک تو کیا آگ کے کئی دریا پاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی چنانچہ میں نے بھی اس وقت بمباری، دہشتگردی اور کشت وخون سے بھرپور علاقے میں واپس جا کر اپنے بھائی کے گھر میں موجود کتب لانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرا یہ فیصلہ جان پر کھیل جانے کے مترادف تھا لیکن الحمد للہ کہ میں اس خطرناک سفر پر نکلا اور بانیلِ مرام واپس آ گیا۔

واپس آکر میں نے ان کتب کا مطالعہ کیا تو دل سے احمدی ہو گیا۔ لیکن خانہ جنگی کی صورتحال میں میری بیعت ارسال نہ کی جا سکی۔ ایک سال کے بعد میں ہجرت کر کے ترکی پہنچا تو پہلا کام یہ کیا کہ بیعت فارم پُر کر کے حضور انور کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

ایک وقت تھا کہ ان کو جماعت سے سخت نفرت تھی اور اب جب حضور انور کینیڈا تشریف لائے تو پیارے آقا کی محبت نے انہیں اپنا اسیر کر لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میری پہلی نظر خلیفۂ وقت کے رُوئے تاباں پر پڑی تو میں نے بے اختیاری کے عالم میں کہا کہ یہی وہ چہرہ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اسی کی زیارت کے لئے کینیڈا آیا ہوں۔ پھر خلیفہ وقت کی محبت کی ایسی شمع ان کے دل میں روشن ہوگئی کہ ان کا اپنے گھر میں دل نہ لگتا تھا۔ روزانہ لینگوئج سکول سے فارغ ہو کر یہ جلدی جلدی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد اگر کار میسر ہوتی تو اس پر، بصورت دیگر اڑھائی گھنٹے کے بس کے سفر کے بعد پیس ویلیج پہنچ جاتے اور وہاں پر ایک نکڑ پر کھڑے ہو جاتے۔ اور پھر جب تقریباً 6 بجے کے قریب حضور انور ملاقاتوں کے لئے تشریف لانے کے لئے اس نکڑ کے قریب سے گزرتے تو یہ بھیگی آنکھوں، کانپتے ہونٹوں اور بھرائی ہوئی بلند آواز میں کہتے: اُحِبُّکَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِین یعنی اے امیر المومنین! مجھے آپ سے محبت ہے۔

اللہ اللہ! یہ محبت یک طرفہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ محبت کا اظہار حضرت امیرالمومنین کی طرف سے تھا۔ احمد درویش صاحب کی حضور انور سے ملاقات میں جب خاکسار نے یہ عرض کیا کہ حضور یہ اکثر وہاں نکڑ پر کھڑے ہو کر اُحِبُّکَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِین کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہاں میں کبھی کبھی ان کی آواز سنتا ہوں۔

اس قدر ہجوم میں جہاں ان تمام سڑکوں کے دونوں طرف لوگ جمع ہوتے تھے، کوئی اپنے اپنے طریق پر نعرے لگا رہا ہوتا تھا، بے شمار لوگ باآواز بلند حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کر رہے ہوتے تھے اور بعض شعر یا نظمیں بھی پڑھنا شروع کر دیتے تھے، اس ہجوم میں حضور انور اس عاشق کی آواز کو پہچان لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہاں میں کبھی کبھی ان کی یہ آواز بھی سنتا ہوں۔ سبحان اللہ۔

جب احمد درویش صاحب کو حضور انور کے جواب سے مطلع کیا گیا تو وہ فرطِ جذبات سے آبدیدہ ہو گئے۔

ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور انور پیس ویلیج سے کیلگری کے لئے روانہ ہو رہے تھے تو یہ اس وقت روئے جا رہے تھے بلکہ حضور انور کی روانگی کے بعد ان کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور بلک بلک کر بچوں کی طرح رونے لگ گئے۔ کچھ سنبھلے تو کہنے لگے کہ میں نے اپنا گھر اپنی آنکھوں کے سامنے گولہ بارود سے تباہ ہوتے دیکھا، ہم اپنے گھر کو مع اس کے سازوسامان کے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو گئے لیکن میری آنکھ سے ایک آنسو نہیں بہا۔ پھر ہم اپنا ملک بھی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اس وقت بھی میری آنکھ سے ایک آنسو نہیں بہا۔ میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے لوگوں کو مرتے دیکھا لیکن ضبط کئے رکھا۔ لیکن آج خلیفۂ وقت اتنی محبتیں بکھیرنے کے بعد جب یہاں سے گئے ہیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میرے سینے سے کچھ نکل کر ان کے ساتھ چلا گیا ہے۔ خلیفۂ وقت کو ٹی وی پر دیکھ کر ایسی محبت کا کبھی احساس نہیں ہوا تھا جو پیارے آقا کو سامنے دیکھ کر اور آپ سے مل کر دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ ہمیں تو خلافت کی اہمیت اور اس سے تعلق کی عظمت کا احساس اب ہوا ہے۔

جب حضور انور نے واقفین نو کے بارہ میں کینیڈا میں خطبہ ارشاد فرمایا تو انہوں نے خاکسار سے کہا کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی جسے میں خدا کی راہ میں وقف کر سکتا لیکن میں ڈرائیونگ جانتا ہوں اور جماعت کے لئے کسی بھی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

ان کی خواہش تھی کہ حضور انور کی قربت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں چنانچہ جب حضور انور کیلگری تشریف لے گئے تو انہوں نے حضور انور سے اجازت لے کر کیلگری کا سفر اختیار کیا اور حضور انور کے وہاں قیام تک ساتھ رہے۔ حضور انور کی وہاں سے روانگی کے بعد کہنے لگے کہ خوشی اور سرور کے ایام بہت جلد گزر گئے۔ حضور انور کی روانگی کے بعد ایسے لگتا ہے کہ زندگی تھم کے رہ گئی ہے۔

شاید یہ شعر ان کے جذبات کی کسی قدر ترجمانی کر رہا ہے:

حیف در چشمِ زدن صحبت یار آخر شد
رُوئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد

یعنی افسوس کہ یار کی صحبت پلک جھپکنے میں ختم ہوگئی، ابھی جی بھر کے رُوئے گل کا دیدار بھی نہ کیا تھا کہ بہار ختم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے آقا کے اس بابرکت دورہ کے غیر معمولی روحانی نتائج پیدا فرماتا رہے۔ آمین۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16 اور 23 دسمبر 2016ء، صفحہ 3)

ولادت

☆ عائد ہدیٰ چوہدری

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مصباح الہدیٰ چوہدری صاحب آف یوکے اور محترمہ پارہ چوہدری صاحبہ کو مورخہ 10 دسمبر 2016ء کو دوسرے بیٹے 'عائد ہدیٰ چوہدری' سے نوازا ہے۔

نومولود مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پوتے اور مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم ربوہ کے پڑپوتے ہیں۔ اسی طرح نومولود مکرم چوہدری مظفر احمد وینس صاحب آف وان کے نواسے اور مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب وینس کے پڑنواسے ہیں۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر عزیزم عائد ہدیٰ چوہدری سلمہ کے تمام اعزہ واقارب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز سے نوازے، خادم دین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔

اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

آج کل مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون تکمیل کے مراحل میں ہے اور مسجد بیت المبارک، بریمپٹن زیرِ تعمیر ہے۔ ان کے علاوہ کینیڈا میں نمازوں کے مختلف مراکز کو مساجد نظر آنے والی عمارات میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔"

پھر فرمایا کہ:

"اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔"

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر نیشنل مساجد فنڈ کی اس بابرکت مد میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

داستاں عشق و وفا کی

مکرم انور ندیم علوی صاحب

کتنی بدلی سارے گلشن کی فضا ؟ کیسے کہوں
اُڑ گئی امن و سکوں کی فاختہ ، کیسے کہوں

بے اماں ہیں سب پرندے کیا ہوا ؟ کیسے کہوں
ہم صفیرو ! آشیاں کیونکر جلا ؟ کیسے کہوں

مصلحت پرور شرافت بھی ہے گونگی ہو گئی
ظالموں کا حوصلہ کیونکر بڑھا ؟ کیسے کہوں

اک طرف وحشی درندے، اک طرف لب پہ دعا
تھا انوکھا کس قدر یہ معرکہ ، کیسے کہوں

داستاں عشق و وفا کی با وضو تحریر کی
فرش پر ، دیوار و در پہ کیا لکھا کیسے کہوں

جاں نثاروں کی تھی آمد ، قافلہ در قافلہ
اہل ربوہ حوصلہ در حوصلہ کیسے کہوں

پیارے آقا کی دعاؤں کی عجب تاثیر تھی
غم کا بھاری بوجھ بھی ہلکا ہوا کیسے کہوں

دل سمندر تھا سبھی اشکوں کے دریا پی گیا
کتنی مشکل سے یہ بند باندھا گیا کیسے کہوں

ساتھ ہے خوشبو تمہاری اے شہیدانِ وفا !
تم بسے ہو روح میں تم کو جدا کیسے کہوں

آنکھ کی شبنم بھگوتی ہی رہی کاغذ ندیم !
دردِ دل کا ماجرا کیسے لکھا کیسے کہوں

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لازمی چندہ جات یقیناً پہلی ترجیح ہیں اور ہر کمانے والے کو یہ دینے چاہئیں

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مکرم خالد محمود نعیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی راہیں

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب بھی وہ دنیا میں اپنے مامور بھیجتا ہے تو اس سے پہلے ہی ایسی سعید روحوں کو تیار رکھتا ہے جو انبیاء کے دعویٰ کرنے کے ساتھ ہی اوّل ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جماعتِ احمدیہ میں ایک مضبوط مالی نظام جاری فرمایا ہے اور اس مالی جہاد میں احباب جماعت اپنے اموال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے اولین کی تاریخ دہرا رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور محبتوں کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق بہت بڑھا چڑھا کر لوٹا رہا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۚ

(سورۃ آل عمران 135:3)

یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَامِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِ لَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا

(صحیح بخاری ۔ کتاب الزکوۃ ، باب قول اللہ فاما من اعطی و اتقی وصدق بالحسنی۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 697)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر۔

مالی قربانی کی حقیقت

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 8 جنوری 2010ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں فرمایا:

''پس دنیاوی حکومتوں کے کام چلانے کے لئے جو چندہ یا ٹیکس لیا جاتا ہے وہ تو صرف مال تک محدود ہے اور دنیاوی منصوبہ بندی کر کے صرف قوم اور ملک کی بہتری کے لئے، عوام کی عمومی اخلاقی حالت کے درست کرنے کے لئے انتظام کئے جاتے ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے اس میں کوئی منصوبہ بندی نہیں ہوتی۔ لیکن مذہبی اور دینی جماعتوں کی ضروریات کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مالی قربانی کرو، اللہ تعالیٰ کو قرض دو تو وہ صرف مال تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں دوسرے اعمال بھی شامل ہیں جو ایک مومن کی روحانیت کی ترقی کا باعث بھی بنیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مال بھی پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال بھی پیش کرتا ہے اور جب یہ مال اور اعمال خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ مالی قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو وہ ایک مومن کو نیک کام پر خرچ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ اعمال ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر بجا لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے قرضہ حسنہ دو، میں ضرورت مند ہوں۔ فرمایا مجھے دو، میری رضا کی خاطر خرچ کرو تا کہ میں اس کو کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس کر دوں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 29 جنوری 2010ء، صفحہ 6)

لازمی چندے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندوں پر اعتراض کرنے والوں کے بارہ میں خطبہ جمعہ 7 نومبر 2014ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں فرمایا:

''یہ اعتراض کرنے والے عموماً لازمی چندوں میں بھی کمزور ہیں اور مسجد میں بھی بہت کم آتے ہیں اور چندے بھی نہ دینے والوں میں سے ہیں۔... لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ لازمی چندہ جات یقیناً پہلی ترجیح ہیں اور ہر کمانے والے کو یہ دینے چاہئیں۔ اس کے بعد پھر حسبِ توفیق تحریک جدید اور وقف جدید یا دوسری تحریکات کے چندے دیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 نومبر 2014ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ لازمی چندہ جات کی ادائیگیوں کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

زکوۃ، فطرانہ، حصہ آمد، حصہ جائیداد، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں شمار ہوتے ہیں۔

(مالی قربانی: ایک تعارف، صفحہ 73)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور ہماری قربانیوں کو اپنے فضل سے اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی چند جھلکیاں

(نومبر تا دسمبر 2016ء)

مرتبہ: مکرم فضل اللہ منیب صاحب متعلم درجہ اولیٰ اور مکرم ہاشم عثمان صاحب متعلم درجہ ثانیہ

لیکچرز

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے لیکچرز منعقد کروائے جاتے ہیں۔ ان لیکچرز کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

عنوان	نام مقرر	تاریخ
بولیویا میں مشن کا قیام	مکرم عطاء الغالب صاحب (مربی سلسلہ بولیویا)	8 نومبر 2016ء
ایک مربی کی ذمہ داریاں	مکرم صاحبزادہ مرزا طیب احمد صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی)	9 نومبر 2016ء
شعبہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا تعارف	مکرم عطاء المنان صاحب (مربی سلسلہ، نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)	15 نومبر 2016ء
وقف نو سکیم کا تعارف، ایک مربی کی ذمہ داریاں، حالاتِ حاضرہ سے واقفیت کی اہمیت	مکرم سید قمر سلیمان صاحب (وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)	22 نومبر 2016ء

علمی مقابلہ جات

طلباء کے مابین چار گروپوں (امانت، دیانت، رفاقت، شجاعت) میں علمی مقابلہ جات منعقد کروائے جاتے ہیں۔ ماہ نومبر دسمبر 2016ء میں ہونے والے مقابلہ جات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

مقابلہ بیت بازی (مؤرخہ 11 نومبر 2016ء)

اول	عمر فاروق، حاشر بٹ، سید عادل احمد، فطین ریاض	(شجاعت گروپ)
دوم	عطاء المصور باری، قاسم چوہدری، وجیہ الرحمٰن مرزا، تقی خان	(امانت گروپ)
سوم	محمد دانیال، باسل رضا بٹ، سرمد نوید، فضل اللہ منیب	(دیانت گروپ)

مقابلہ اردو فی البدیہہ تقریر (مؤرخہ 18 نومبر 2016ء)

اول	نجیب اللہ ایاز، درجہ خامسہ	(امانت گروپ)
دوم	صباحت علی، درجہ خامسہ	(رفاقت گروپ)
سوم	باسل رضا بٹ، درجہ خامسہ	(دیانت گروپ)

مقابلہ انگریزی فی البدیہہ تقریر (مؤرخہ 18 نومبر 2016ء)

اول	صباحت علی، درجہ خامسہ	(رفاقت گروپ)
دوم	باسل رضا بٹ، درجہ خامسہ	(دیانت گروپ)
	مزمل جلال، درجہ اولیٰ	(شجاعت گروپ)
سوم	(قاسم چوہدری، درجہ ثالثہ	(امانت گروپ)

روحانی خزائن کوئز (مؤرخہ 18 نومبر 2016ء)

نصاب: سراجِ منیر

اول	فراست احمد، عمر فاروق، سید عادل احمد	(شجاعت گروپ)
دوم	نجیب اللہ ایاز، قاسم چوہدری، محمد ابراہیم	(امانت گروپ)
سوم	صباحت علی، فاطر احمد، عاطر خان	(رفاقت گروپ)

مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ

امسال اس سالانہ ٹورنامنٹ کا انعقاد امریکہ کے شہر فلاڈلفیا Philadelphia میں ہوا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی باسکٹ بال کی ٹیم مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا اور مکرم حماد احمد صاحب، سیکرٹری جامعہ احمدیہ کینیڈا کی قیادت میں 23 نومبر 2016ء بروز بدھ صبح ٹورانٹو سے روانہ ہوئی اور رات کو فلاڈلفیا پہنچی۔ جہاں مجلس خدام الاحمدیہ فلاڈلفیا کی طرف سے طلباء کی رہائش کا انتظام ویلنگبورو (Willingboro) مسجد، نیوجرسی (New Jersey) میں کیا گیا۔

یہ مسجد کھیلوں کی جگہ سے قریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر تھی۔ کھیلوں کا باقاعدہ آغاز 25 نومبر 2016ء کو نماز جمعہ کے بعد ہوا۔ جمعہ کے روز جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ٹیم کے تین میچ ہوئے اور تینوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

ہفتہ کے دن جامعہ کی ٹیم سیمی فائنل میں ہیوسٹن (Houston) کے مدمقابل ہوئی اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے ڈی۔ ایم۔ وی۔ (DC, Maryland, Virginia) کی ٹیم کے ساتھ فائنل میچ میں جا پہنچی۔ نہایت کٹھن مقابلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ٹیم نے ڈی ایم وی (DMV) کی ٹیم کو شکست دے کر ٹورنامنٹ میں اول پوزیشن حاصل کی اور تمغہ جات وصول کئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی باسکٹ بال کی ٹیم کے کھلاڑیوں کے نام درج ذیل ہیں:

ارسلان وڑائچ (کیپٹن)، ساغر باجوہ، احمد ظفر، سفیر احمد گورایا، فطین ریاض، سید عادل احمد، اسامہ رحمان، طلال کاہلوں، قاسم گھمن اور فہد پیرزادہ۔

اردو کیمپ برائے درجہ ممہدہ

مورخہ 21 دسمبر 2016ء بروز بدھ درجہ ممہدہ کے طلباء اردو کیمپ کے لئے تین اساتذہ پروفیسر عبدالنور عابد صاحب، پروفیسر حافظ مجیب الرحمٰن صاحب، اور عارف داؤد متعلم درجہ سادسہ کی قیادت میں مسجد بیت الحمد مسی ساگا Mississauga گئے۔ مورخہ 22 دسمبر 2016ء کو کلاسز کا باقاعدہ آغاز صبح آٹھ بجے ہوا۔ کلاسز میں اردو ادب اور اردو گرائمر پڑھائی گئی نیز طلباء نے اردو معلوماتی دستاویزی ویڈیوز سے بھی استفادہ کیا۔ طلباء کو مسجد میں نمازیں پڑھانے اور درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نیز طلباء جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے روزانہ شام چار بجے سے چھ بجے تک مختلف کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔

عربی کیمپ برائے درجہ اولیٰ

مورخہ 21 دسمبر 2016ء بروز بدھ درجہ اولیٰ کے طلباء عربی کیمپ کے لئے تین اساتذہ مکرم پروفیسر عبدالرزاق فراز صاحب، مکرم پروفیسر معتز القزق صاحب اور مکرم پروفیسر ھبۃ الرحمٰن صاحب کی قیادت میں حدیقہ احمد بریڈفورڈ تشریف لے گئے۔

مورخہ 22 دسمبر 2016ء کو عربی کلاسز کا باقاعدہ آغاز صبح آٹھ بجے ہوا۔ کلاسز میں عربی ادب اور عربی گرائمر پڑھائی گئی۔ نیز طلباء نے عربی معلوماتی فلموں سے بھی استفادہ کیا۔ طلباء کو مسجد میں نمازیں پڑھانے اور درس دینے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

نیز طلبا جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے روزانہ شام چار بجے سے چھ بجے تک مختلف کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔

دیگر مصروفیات

1۔ مورخہ 11 نومبر 2016ء کو کینیڈا کے یوم شہداء (Remembrance Day) کے موقع پر حسبِ سابق جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں کینیڈا کا قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ ٹھیک گیارہ بجے (جنگ عظیم اول 1918-1914ء) جو 11 نومبر 1918ء کو ختم ہوئی۔ اُس جنگ میں ملک کی خاطر جان قربان کرنے والے سپاہیوں کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

بعد ازاں باسل رضا بٹ صاحب، متعلم درجہ خامس نے ایک خاکہ (Presentation) میں جنگ عظیم اول کے میدان کارزار کا نقشہ کھینچا اور اس جنگ میں کینیڈا کے سپاہیوں کی بے مثال قربانیوں کا ذکر کیا۔

2۔ 19 نومبر 2016ء ہفتہ کے روز جامعہ احمدیہ کے طلباء نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے تحت آپس میں بھائی چارے کو فروغ دینے کے لئے بریڈفورڈ میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں طلباء نے خود متفرق کھانے بنائے۔ کھانے کے بعد طلبا نے campfire کے گرد محفل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کینیڈا 2016ء سے متعلق اپنے ذاتی تجربات کا ذکر کیا اور ایمان افروز واقعات بیان کئے اور اس کے بعد یہ دلپذیر محفل اختتام پذیر ہوئی۔

3۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی فائنل میچ جیتنے والی باسکٹ بال ٹیم کے اعزاز میں 28 نومبر 2016ء سوموار کے دن حدیقہ احمد بریڈفورڈ میں پکنک کا اہتمام کیا گیا جس میں طلباء اور اساتذہ نے باربی کیو (BBQ) میں شرکت کی۔

4۔ 10 دسمبر 2016ء ہفتہ کے دن ایوان طاہر میں کینیڈین بلڈ سروسز (Canadian Blood Services) کی طرف سے خون کے عطیات جمع کرنے کے لئے انتظام کیا گیا جس میں طلباء کی ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔

5۔ 18 تا 29 دسمبر 2016ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کے سمسٹر اول کے امتحانات منعقد ہوئے۔

احباب جماعت سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روحانی، تعلیمی، انتظامی اور عملی ترقی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اہل قلم حضرات توجہ فرمائیں

ماہنامہ احمدیہ گزٹ، جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ ہے جو آپ تک بالکل مفت پہنچایا جاتا ہے۔

آپ کی قلمی کاوشیں اس کے حُسن اور افادیت میں مزید اضافہ کا موجب بن سکتی ہیں۔

کینیڈا کے اہل علم اور اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اس جریدہ کے لئے قرآن کریم، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت اور خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں علمی، تربیتی، تاریخی، دلچسپ اور معیاری مضامین مع مستند اور مکمل حوالہ جات مختصر مگر جامع لکھ کر احمدیہ گزٹ کو روانہ فرمائیں۔ اسی طرح معیاری منظوم کلام بھی شمارہ کی نذر کریں۔

براہ کرم نوٹ فرمالیں کہ مضامین اور منظوم کلام اردو ان پیج یا word file کے ذریعہ لکھ کر درج ذیل ای میل پر روانہ کئے جائیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

ادارہ آپ کے تعاون اور قلمی معاونت کا بے حد شکر گزار رہوگا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

وہ بے کسوں کے غموں کا مرہم ہے ذکر جن کا دلوں کی شبنم
وہی تو ہیں ہادیٔ دوعالم، ہیں جن کی باتیں خدا کی باتیں
وہ خوبصورت، وہ خوب سیرت، وہ پیکرِ حلم اور مروّت
ہیں بدتریں دشمنوں کے لب پر بھی ان کے مہرووفا کی باتیں
قدم قدم ان کی رہنمائی، جہاں جہاں ان کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوتِ غارِحرا کی باتیں

(محترم ثاقب زیروی مرحوم)

بقیہ از خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے ہم دعا کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور خالص ہو کر خدا کے سامنے جھکنے والے ہوں اپنے پچھلے گناہوں سے بخشش والے ہوں اور آئندہ کے لئے اس سے بچیں۔ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے صدقات دینے والے ہوں جو خدا کے ہاں مقبول ہوں اللہ تعالیٰ ہم کو ہمیشہ دشمن سے بچائے اور اُن کے حملے اُن پر الٹائے اور ہم ان میں شمار ہوں جو اس کا خوف دل میں رکھنے والے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث ہوں۔ آمین

حضورِ انور نے آخر میں ایک نومبائع عرب خاتون سعداء برطاوی صاحبہ کا نمازِ جنازہ پڑھایا جو یکم جنوری 2017ء کو دمشق میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بقیہ از مجلس شوریٰ

اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا، وہ آپ نے کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔26 مارچ 2004ء، صفحہ 5)

فیصلہ جات پر توجہ سے عمل کرنا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستانویں مجلس مشاورت پاکستان 2016ء کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں جو نصائح فرمائی تھیں وہ دنیا کی تمام جماعتوں کے نمائندگان شوریٰ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا:

"بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ گزشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جا رہا ہوتا ہے اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہو چکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔ بلکہ کسی فرد جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عمل درآمد کے لئے لائحہ عمل آچکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احباب جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔ اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفۃ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے۔ اور کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اگر کر رہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہو چکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گو یہ تجویز سال دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہو سکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کے لئے تو ہر قدم آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے نہ کہ وہیں رک کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 اپریل 2016ء، صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تمام افراد کو بالعموم اور نمائندگان مجلس شوریٰ کینیڈا و عہدیداران کو بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم اور منشاء کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از ذکرِ الٰہی کی برکات

صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ، آپؐ کی ازواج مطہراتؓ اور بناتِ صالحاتؓ نے عبادتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی کے گر آپؐ سے سیکھ کر دنیا کے سامنے ایسے خوبصورت نمونے پیش کئے کہ وہ آج بھی ہمارے لئے روشن چراغ کی مانند ہیں۔ اُنہوں نے دنیا کی لذات پر فریفتہ ہونے کی بجائے خدا کی یاد کو اپنا لیا۔ شاہ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی دیندار، متقی بیٹی حضرت فاطمہؓ عادات و خصائل میں، حسن و جمال میں اپنے باپ کا بہترین نمونہ تھیں۔ فتوحاتِ اسلام کے زمانے میں جب اُنہوں نے گھر کے کاموں کے لئے ایک لونڈی کی درخواست کی تو محسن انسانیتؐ نے فرمایا: میں تمہیں خدمت کے لئے کچھ نہیں دے سکتا۔ ابھی اصحاب صُفّہ کی ضروریات باقی ہیں۔ پھر رات کو حضور ﷺ اپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: تم جس چیز کی خواہش مند تھیں، اُس سے بہتر ایک چیز میں تمہیں بتاتا ہوں۔ فرمایا: ہر نماز کے بعد دس، دس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اور اللہ اکبر پڑھا کرو اور سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ 33، 33 بار اور اللہ اکبر 34 بار پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے بہترین خادم ثابت ہوگا۔ سعادت مند بیٹی حضرت فاطمہؓ نے حضور کی اس نصیحت کو حرزِ جاں بنا لیا۔ ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لئے گئے تو دیکھا کہ سیّدۃ النساء اُونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے تھیں جس میں 13 پیوند لگے ہوئے ہیں اور آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر کلام اللہ کا ورد جاری ہے۔ حضور ﷺ یہ منظر دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا:

"دنیا کی تکلیف کا صبر سے مقابلہ کر اور آخرت کی دائمی مسرت کا انتظار کر، اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔"

(تذکار صحابیاتؓ۔ صفحہ 136)

پس آیئے اور ذکرِ الٰہی کے اِن صدہا چمکتے ہوئے نشانوں سے اپنی ظلمت دل کو مٹاتے ہوئے اپنی زندگیاں سنواریں۔ ذکرِ الٰہی سے ہماری زبانیں ہمیشہ تر رہیں تو ہمارا ذاتی تعلق اپنے ربّ کریم سے ہو جائے۔ آیئے اور اس عظیم رسول محمد ﷺ کی اقتداء میں ہم اپنے خالق حقیقی سے محبت کا ایسا رشتہ استوار کر لیں کہ ہم مجسّم ذکر بن جائیں۔ آمین۔ آیئے اپنے ربّ کے حضور یہ مناجات کریں:

مری خوشبو، مرا نغمہ، مرے دل کی غذا تم ہو
مری لذت، مری راحت، مری جنّت شہا تم ہو
میرے دلبر، میرے دلدار، گنجِ بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں فقط کامل خدا تم ہو

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

وَ اٰخِرُ دَعْوانَا اَنِ الحمد لِلّٰہِ ربّ العالمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالدؔ

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترم ملک عبدالحق صاحب

17 فروری 2017ء کو محترم ملک عبدالحق صاحب، وڈبرج جماعت 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 19 فروری کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مرحوم کے حالات زندگی، ان کی خدمات اور اخلاص کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 20 جنوری کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ بعض دوست دور دراز شہروں سے بھی آئے ہوئے تھے۔

مرحوم نیک، صالح، عبادت گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والے، نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم عبدالباسط اعوان صاحب وڈبرج، مکرم اثر ملک صاحب، رچمنڈ ہل، مکرم نصر ملک صاحب وان نارتھ، مکرم مدثر ملک صاحب وڈبرج، مکرم رقیب ملک صاحب وڈبرج اور چار بیٹیاں محترمہ عین الوفا صاحبہ وان نارتھ، محترمہ عین القادر صاحبہ میپل، محترمہ عین الصفا صاحبہ پیس ویلج اور عین الفراست صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم خاں صاحب صدر جماعت احمد ونڈسر یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مکرم ملک عبدالحق صاحب مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ محترم مجید چوہدری صاحب

17 فروری 2017ء کو محترم مجید چوہدری صاحب، پیل ویلج برمپٹن جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے 24 فروری کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 25 فروری کو برمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری برمپٹن نے دعا کروائی۔ مرحوم نیک، صالح، خلیق، ملنسار، خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم امجد علی باجوہ صاحب، مکرم محمد اسلم باجوہ صاحب، رچمنڈ ہل اور تین بیٹیاں محترمہ شہناز باجوہ صاحبہ یوکے، محترمہ کوثر باجوہ صاحبہ برمپٹن، محترمہ حکیم تجمل باجوہ صاحبہ، رچمنڈ ہل یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے 24 فروری 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مجید چوہدری صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم رانا مقصود احمد صاحب

26 جنوری 2017ء کو مکرم رانا مقصود احمد صاحب اٹلی میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 5 فروری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی تین بیٹیاں کینیڈا میں ہیں اور آپ، محترمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز نصر اللہ خاں لطیف صاحب، وان جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم محمد ریاض سیفی صاحب

31 جنوری 2017ء کو مکرم محمد ریاض سیفی صاحب ایڈووکیٹ جرمنی میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 3 فروری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، محترمہ مصور احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ودود احمد صاحب وڈبرج جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب

10 فروری 2017ء کو مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ربوہ میں 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ، محترمہ مسرت شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد خاں صاحب رضا کار شعبہ ضیافت کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم نعیم الرحمٰن صاحب

19 فروری 2017ء کو مکرم نعیم الرحمٰن صاحب ربوہ میں 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مہبت الرحمٰن صاحب، تین بھائی اور ایک بہن یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم وسیم احمد خاں صاحب رضا کار شعبہ ضیافت کینیڈا کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ادارہ مکرم وسیم احمد خاں صاحب سے مکرم رانا مقصود احمد صاحب اور مکرم نعیم الرحمٰن صاحب کی وفات کے موقع پر ان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ محترمہ نادیہ طاہر صاحبہ

18 فروری 2017ء کو محترمہ نادیہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب Las Vegas امریکہ میں 35 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں عمر چار سال اور سات سال یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مرزا صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اورنگ زیب صاحب، مسی ساگا جماعت کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ سعیدہ اقبال صاحبہ

محترمہ سعیدہ اقبال صاحبہ جرمنی میں 88 سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور جرمنی میں ہی دفن ہوئیں۔ مرحومہ، مکرم سید اقبال احمد شاہ صاحب، پیس ویلج کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔